

مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ رائے بریلوی

کا

منتخب کلام

1982-1985

مُؤَلَّف

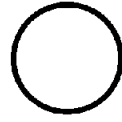
چودھری نثار مبارک عثمانی

جملہ حقوق بحق مولانا سید محمد حمزہ حسنی محفوظ ہیں

مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ رائے بریلوی کا منتخب کلام	:	نام کتاب
چودھری علی مبارک عثمانی	:	ترتیب
چودھری علی مبارک عثمانی	:	ناشر
۲۰۰۸ء	:	سن اشاعت
پانچ سو	:	تعداد
	:	قیمت
یونٹ کمپیوٹر سینٹر شباب مارکٹ، ندوہ روڈ، لکھنؤ	:	کمپوزنگ
فون نمبر 9839513775	:	
کاکوری آفسیٹ پریس، کاکوری کوٹھی، لکھنؤ	:	مطبوعہ

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام، گون روڈ، لکھنؤ



انتساب

مولانا سید محمد حمزہ حسنی میاں

کے

نام

برخود نظر گشاز تہی دامنِ مرنج

در سینہ تو ماہِ تمامے نہادہ اند

اقبالؔ

چودھری علی مبارک عثمانی

بنام جہاندار و جاں آفریں

رائے بریلی تکیہ کلاں کے حسنی خاندان میں میری سب سے پہلے ملاقات مولانا سید محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی وہ اس طرح کہ وہ سید مسعود حسین آزاد فتح پوری کے ہمراہ تبلیغی جماعت کے ساتھ ستر کھ آئے اور مختصر تقریر بھی فرمائی یہ غالباً ۱۹۴۸ کی بات ہے جب کہ حالات غیر یقینی اور فضا کافی مکدر تھی وجہ تقسیم ملک کی شورش تھی۔ مولانا ثانی صاحب کی تقریر جو کسی حد تک ذہن میں ہے، صحابہؓ کے ایثار و جذبہٴ اخوت سے متعلق تھی۔ حالات کی پراگندگی اور نامساعدت کا کوئی اثر مولانا کے لب و لہجہ پر نہیں تھا نہایت پرسکون اور خوش اسلوبی کے ساتھ انہوں نے وہ ”سری“ والا واقعہ بیان فرمایا کہ ایک صحابی نے ”سری“ دوسرے گھر میں بھیج دی یہاں تک وہ ”سری“ سات گھروں میں ہوتی ہوئی انھیں صاحب کے گھر واپس آ گئی۔ اسلام کی روشن تعلیمات کو عمل میں لانا چاہیے۔ اور زندگی شریعت اور

اتباعِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں گذارنی ضروری ہے۔

رائے ریلی تکیہ کلاں کا حسنی خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا غیر معمولی مظہر ہے، کئی صدیوں سے تسلسل کے ساتھ قرآنی تعلیمات اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے اہتمام کے ساتھ عمل پیرا ہے علم دین اور عمل صالح، توحید کی سربلندی کے لیے کوشاں، خرافات و بدعات سے مکمل اجتناب ہے لومۃ لائم سے فطری بے نیازی بس اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید ہی حسنی خاندان کا شعار رہا ہے۔ مُشک کی خوشبو بیان سے بالاتر ہے۔

مولانا ثانی صاحبؒ کی تربیت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاںؒ کے آغوشِ محبت میں ہوئی ایک طویل عرصہ تک علی میاں صاحبؒ کے ساتھ رہے، ان کی تصنیفات میں معاون رہے، سفر و حضر میں بھی خدمات انجام دیں، درحقیقت علی میاںؒ خاندانِ حسنی کے گلِ سرسبد ہیں، عالمی سطح پر ان کی تحریر و تقریر، شخصیت، تصنیف و تالیف، قرآن و حدیث کی ترجمانی کا اہم ترین حصہ ہیں۔ حسنی خاندان نام و نمود سے بے نیاز رہا ہے، زندگی کی سادگی، دعوتِ حق کے پُر خلوص عزم و حوصلہ بہر حال دُنیا بھر کو پیغام و سیرتِ نبویؐ کی دلکشی کی جانب متوجہ کرتا ہے۔ دینی علوم سے سرشار، فطری طور پر خاکسار، رنگینی دُنیا سے بے زاریہ خاندانِ فضلِ الہی کا مور د ہے۔

اسی حسنی خاندان کے فرد فرید مولانا ثانیؒ کی خوبیوں میں سے ایک خوبی شاعری پر عبور، اظہارِ خیال کی رعنائی بھی تھی لیکن انھوں نے حمد و مناجات و نعت سرورِ کائنات ہی کو اپنی پیش کش کا ذریعہ بنایا۔ عمومی طور پر شعراء جس طرح شاعری

کرتے ہیں، مولانا کی شاعری اس سے الگ ایک مخصوص رنگ و آہنگ کا انداز رکھتی ہے اور اُن کی شاعری کے نمایاں پہلو میں حمد و مناجات و نعتِ نبوی میں واقعیت و حقیقت نگاری کی تمام جلوہ سامانیاں موجود ہیں۔ اُسلوبِ بیان کی دلکشی شعریت میں موجزن ہے۔ یہاں ان کی شعری خدمات کا بیان مقصود ہے۔

میں مُرتب کر رہا ہوں داستانِ کوئے دوست

اب نہ گلشن یاد آتا ہے نہ ویرانہ مجھے

عزیز بارہ بکلوئی

سات سال قبل میں نے کلامِ ثانی کا انتخاب کیا تھا، خیال تھا کہ تفصیلی طور پر کلام کے بارے میں عرض کیا جائے گا مگر یہ ہونہ سکا بہر حال اب مختصراً پیش خدمت ہے۔

حمد و مناجات، سلام و نعتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور تیسرا حصہ متفرقات پر مبنی ہے۔ مولانا ثانی ایک خوش فکر شاعر تھے، انہوں نے ہر حال میں خدا اور رسول کی اطاعت کی اور یہی جذبہ ان کی شاعری میں نمایاں ہے۔ ملاحظہ ہو کس خوبی و حسن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پاک نامِ نظم کرتے ہیں۔

تجھ کو فتاح کہتے ہیں اہل نظر

نام سے تیرے گھلنتا ہے ہر بند در

تو علیم اے خدا سب کی تجھ کو خبر

سب کا تو داد رس سب کا تو چارہ گر

تو ہمیشہ سے ہے اور رہے گا مُدام

پاک تری صفت پاک تیرا کلام

تو مُعِزٌّ و مُذَكٌّ و سَمِيعٌ و بَصِيرٌ

تو حَكَمٌ اور عدل و لطيف و خبير

چاہے کر تو امير اور چاہے فقير

تو ہے بے شک عَلِيٌّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تیرے ہاتھوں میں دونوں جہاں کا نظام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

قدرت شعری کے ساتھ روانی اور اسمائے الہی کے مقصد و معانی کی

لازوال منظر کشی بھی لائق صد ستائش ہے۔ سچ ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے پاک نام

جب روح کی گہرائیوں میں اتر جاتے ہیں تو بندہ کی آواز معرفتِ حق سے ہم آہنگ

ہو جاتی ہے اور یہ جب ہی ہوتا ہے جب قبولیت کا شرف و اعزاز میسر ہو جائے۔

مولانا کی دلی کیفیات، ادراکِ حق اور جذبِ علم و عمل نے اُن کی شاعری کو ایک ایسا

حسنِ لازوال بخشا ہے جسے محسوس بھی کیا جاتا ہے اور سراہا بھی جاتا ہے۔ وہ اخفا کے

عادی تھے۔ علم کا اخفا، عمل کا اخفا، تاثرات کا اخفا، جذبات کا اخفا، وہ شدت کے

ساتھ سادگی پسند تھے مگر قدرت نے اُن کے ذوقِ اخفا کو اُن کی شاعری کے ذریعہ

فاش کر دیا۔ اللہ و رسول کی محبت ان کی شاعری کی ممتاز خصوصیت کی شکل میں ظاہر

ہوئی۔ نعت میں لفظی کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ ادب کے تمام لوازمات کے ساتھ

پاک خیالات نظم کرنا ہی نعتِ نبویؐ کا تقاضہ ہے۔ مولانا ثانی صاحب نے نہایت عمدگی سے نعتیہ خیالات میں سیرت کی دل آویزی پر اظہار خیال کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

آتشِ شوق ہے تیز سے تیز تر
میں ہوں گرم سفر ہر نفس ہر نظر
ہے حسیں رہ گزر عشق ہے راہ پر
روضہ پاک ہے منزلِ معتبر

میری قسمت کہ ہوں زائر و ہم کلام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جن کی کوشش سے بادِ بہاری چلی

جن سے ہر شاخ گلشن کی پھولی پھولی

چٹکی اسلام کی جن سے ہر ہر کلی

وہ ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ

جس کے ادنیٰ غلام فاتحِ مصر و شام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ حبیبِ خدا، طاہر و مصطفیٰؐ

قاسم و حامد و حُجَّہ و مرتضیٰؐ

صادق و رحمۃ و طیبؐ و مجتبیٰؐ

طہؐ، یسین، مکیؐ، وہ خیرالوریؐ

وہ شفیع و منیر و شہید و امام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ حجازی ، تہامی ، یتیم و غنی
وہ رؤف و بشیر و نذیر و نبی
وہ رسول و مذکر امیں ہاشمی
وہ ہے اُمی لقب ابطحی ، مُشقی

جس کے محمود، احمد محمد ہیں نام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

سید محمد ثانی حسنی تصنیف، تالیف، سیرت نگاری، تاریخ و ادب پر عبور رکھتے تھے لیکن شاعری میں نہایت قادر الکلام تھے۔ مدارس اسلامیہ کے لیے جو ترانے انھوں نے لکھے وہ بھی آپ اپنی مثال ہیں خصوصاً ندوہ کا ترانہ تو ان کی قدرتِ شعری کا انمول خزانہ ہے۔ متفرق نظموں میں بھی آپ دیکھیں گے کہ کس طرح وہ خوش سلیقگی کے ساتھ حقائق و معارف بیان کرنے پر قادر نظر آتے ہیں اور جو کچھ نظم کی علمی ادبی زبان میں پیش کرتے ہیں وہ ایک خاص طرزِ فکر کی نمائندگی ہے، جسے ہر حال میں شریعت و سنتِ نبوی کی بہترین ترجمانی ہی کہا جاسکتا ہے۔ ۱۹۸۲ء میں انھیں ایک گتے نے حملہ کر کے کچھ کھر و نچے لگائے تھے جسے ڈاکٹروں نے عدم توجہی سے دیکھا اور اطمینان دلایا مگر زہر اثر کر گیا اور آخر کار ان کی موت کا سبب بن گیا، لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ وقتِ آخر، زندگی

میں جو کچھ ہوتا ہے وہی ظاہر ہوتا ہے، عموماً کتے کے کاٹنے سے جو حالت انسان کی ہوتی ہے وہ ان کی نہ ہوئی بلکہ تلاوتِ قرآن، دعائیں اور پیغامِ حق کی تلقین آخری سانس تک کرتے رہے اور پھر ہمیشہ کے لیے آغوشِ رحمت میں ابدی نیند سو گئے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے درجات عالیہ بلند تر فرمائے اور ہم سب کو خدا اور رسولؐ کی اطاعت نصیب ہو۔

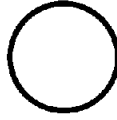
چودھری علی مبارک عثمانی

سترکھ، بارہ بنکی

۲۰۰۸/۱۱/۱۷ء

حمد و مناجات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



حمد

اے خدا صاحبِ عز و جاہ و حشم صاحبِ عرش و کرسیِ لوح و قلم
بادشاہت تری کو بہ کو یم بہ یم حمد تیری بیاں آج کرتے ہیں ہم

تیرے اللہ و رحمن ہیں پاک نام

پاک تری صفت پاک تیرا کلام

ہر جگہ ہر نفس تو ہی تو، تو ہی تو، تو ہی تو ہے تری جستجو ہے تری گفتگو

دونوں عالم کو تو نے دیا رنگ و بو تیرا جود و کرم سر بسر کو بہ کو

اے خدا تیری رحمت جہاں میں ہے عام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو رحیم و مالک تیرے دونوں جہاں سب پہ تیرا کرم سب پہ تو مہرباں

ہیں تصرف میں تیرے زمان و مکاں تو عیاں، تو نہاں، تو یہاں، تو وہاں

تو ہے قدّوس اور نام تیرا سلام

پاک تری صفت پاک تیرا کلام

تیرے سارے ملک اور جن و بشر مہر و ماہ و نجوم و فلک بحر و بر
 خار و گل ہائے تر اور سب جانور سیال و ماہ و شب و روز و شام و سحر

تو ہے سب کا خدا سب ہیں تیرے غلام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تیرے اہل عرب، تیرے اہل عجم تیرے فاقہ کش و اہل دام و درم
 تیرے آگے سبھی سر کو کرتے ہیں خم فضل سب پر ترا ہر نفس ہر قدم

تو ہے مومن، مہممن بھی تیرا ہے نام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

اے خدا تو عزیز اور جبار ہے متکبر ہے تو اور سکتار ہے
 تو ہے خالق تجھے خلق سے پیار ہے تو ہے باری موصوّر ہے غفار ہے

تیرے قہار و وہاب و رزاق نام

پاک تری صفت پاک تیرا کلام

تجھ کو فتاح کہتے ہیں اہل نظر نام سے تیرے کھلتا ہے ہر بند در
 تو علیم اے خدا سب کی تجھ کو خبر سب کا تو دادرس سب کا تو چارہ گر

تو ہمیشہ سے ہے اور رہے کا مُدام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو ہے قابض جسے چاہے کنگال کر بے زرو مال کر چاہے بد حال کر
تو ہے باسط جسے چاہے خوش حال کر تو ہے خافض جسے چاہے پامال کر

تجھ کو کہتے ہیں رافع خواص و عوام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو مُعِزُّ و مُذَكُّ و سَمِیْح و بَصِیْر تو حَكَمٌ اور عدل و لَطِیْف و خَبِیْر
چاہے کر تو امیر اور چاہے فقیر تو ہے بے شک عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْر

تیرے ہاتھوں میں دونوں جہاں کا نظام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو حلیم و عظیم و غفور و شکور بخشا ہے تو ہی علم و عقل و شعور
تجھ سے ہر دم ہے غفور و کرم کا ظہور تجھ سے پاتا ہے تسکین دلِ ناصبور

اپنے بندوں کو کرتا ہے تو شاد کام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو نے بخشی غذا اور پانی ہوا ہر مرض کی دوا دے کے بخشی شفا
دُور کرتا ہے تو ہی مصیبت سدا کس زباں سے کریں شکر تیرا ادا

کیوں نہ تسبیح تیری پڑھیں صبح و شام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو نے بخشے ہمیں کان، بخشی زباں چشم و قلب و دماغ اور دانائیاں

مال و علم و عمل اور توانائیاں زندگی و فراغ اور مکان و زماں

تیری ناشکری کرنا ہے ہم پر حرام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو علیٰ و کبیر و حفیظ اے خدا ذات تیری بڑی شان سب سے جدا

تیرے در کے بھکاری ہیں شاہ و گدا بے سہاروں کی کشتی کا تو ناخدا

تو ہی کرتا ہے سب کی حفاظت کا کام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو مُقِیْتُ و حَسِیْبُ و جَلِیْلُ و کریم تو رقیبُ و مُجِیْبُ اور واسع حکیم

تو ہے مُشکل کُشا لُطف تیرا عمیم دونوں عالم میں تیری ہے رحمت عظیم

ہیں ترے خوب رو ہیں ترے مشک فام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

کوئی تیرا حبیبُ اور تیرا خلیلُ تیرے تسنیم اور کوثر و سلسبیل

ہر نفس ہے لبوں پر یہ ذکرِ جمیل اے خدا حَسْبُنَا اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِیْلُ

دونوں عالم ترے تیرا یومُ الْقِیَام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

گلستاں کے گل و لالہ و نسترن سوسن و جوہی بیلا گلاب و سمن
اور گلشن کے گہائے رشکِ چمن ان کو پہنائے تو نے حسین پیرہن

ان گلوں سے مہکتا ہے گلشن تمام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو و دود اور حمید اور باعثِ شہید تو ہے حق و وکیل اے خدائے مجید
تو توئی و متین و ولی و حمید تو ہے محسی ہے مُبْدی ہے تو ہے مُعید

تیرے ہر نام پر صدقہ عالم تمام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو ہے محیی مُمیت اور بے عیب ہے حقی و قیوم ہے عالم الغیب ہے
پاک ہے لاشریک ایک لاریب ہے تجھ پہ ہم سب کا ایمان بالغیب ہے

تجھ کو حاصل ہے مولیٰ حیاتِ دوام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو ہے و احد تو ماجد تو و احد، احد تیرے مجد و کرم کی نہیں کوئی حد
بے نیازی کی ہے شان تیری صمد بے سہاروں کی کرتا ہے تو ہی مدد

باعثِ خیر و برکت ہیں سب تیرے نام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

قادر و مقتدر سب پہ قادر ہے تو تو مقدم مؤخر ہے حاضر ہے تو

تو ہی ناظر ہے اول ہے آخر ہے تو تو ہی ظاہر ہے باطن ہے قاہر ہے تو

تیرے اوصاف میں کچھ نہیں ہے کلام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

سارے بندے ترے تو ہے سب کا اللہ سب رعایا تری سب کا تو بادشاہ

سب پہ رکھتا ہے ہر دم کرم کی نگاہ سب کا والی ہے تو سب کو تیری پناہ

یا الہی تیرا متعالی ہے نام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

میرے اللہ تو سب کا معبود ہے جنّ و انس و ملک کا تو مسجود ہے

سب کا مطلوب ہے سب کا مقصود ہے جو ہے نعمت تری غیر محدود ہے

بُرّ و ثواب اور مُنقّم تیرے نام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو عفو و رؤف و حمید الخصال مالک الملک تو، تجھ کو سب کا خیال

تیرے شرق اور غرب و جنوب و شمال تو ہے ربُّ السموات اے ذوالجلال

تیرا اکرام ہے ہر نفس صبح و شام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

نام مُقْسَطِ ترا اور جامع ہے تو تو غنی اور مغنی ہے مانع ہے تو
تو ہے مُعْطٰی ہر اک غم کا دافع ہے تو تو ہے مختارِ کُلِّ ضارّ و نافع ہے تو

دونوں عالم کا کرتا ہے تو انتظام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

نور ہے تو تجھی سے جہانوں کا نور تو زمینوں کا نور آسمانوں کا نور
تو مکینوں کا نور اور مکانوں کا نور مہر و ماہ و نجوم اور زمانوں کا نور

تجھ کو کہتے ہیں ہادی سبھی خاص و عام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو بدیع السَّمَاوَاتِ وَ رَبُّ الْعَالَمِ نام باقی ترا تجھ کو حاصل بقا
تیرا وارث ہے نام سارا عالم ترا تو رشید و صبور اے ہمارے خدا

تیری تسبیح پڑھتے ہیں ہم صُحُوحِ وَ شَامِ

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

حمد تیری خدا ختم کرتے ہیں ہم بادلِ مضطرب اور باہشیمِ نم
عرض کرتے ہیں ہم کھا کے تیری قسم حمدِ گرہم کریں عمر بھر دم بہ دم

زندگی ختم ہو، حمد ہو نا تمام

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام



حمد

(ماں جیسی نعمت اور عطیہ خداوندی پر اظہارِ تشکر)

لائق حمد و ستائش ہے تو ہی پروردگار
تیرے احسانات ہم پر بے حساب و بے شمار
کیا زمین و آسماں کیا مہر و ماہ و انس و جان
ہر جگہ تیری حکومت، سب پہ تیرا اقتدار
ایسی ایسی نعمتیں بخشی ہیں تو نے اے خدا
جن کو پا کر حق تو سمیٹے جان و دل سے ہوں نثار
نعمتوں میں تیری یاب ایک نعمت ”ماں“ بھی ہے
ہے متاعِ بے بہا سرمایہ صد افتخار
صرف تیرا ہے کرمِ خالص ترا احسان ہے
ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار

تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

ایسی ماں جس نے دیا ہر ہر قدم پر اپنا پیار
 ایسی ماں جس نے بنایا حق شناس و حق شعار
 کی دُعائیں لی بلائیں لمحہ لمحہ بار بار
 ہے عیاں کیسی وفا کتنی محبت آشکار
 ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار

تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

ماں کا ہر موجِ تہنم ہے نسیمِ مشکبار
 ماں کے بیٹھے بول میں پوشیدہ تسکین و قرار
 ماں کی آغوشِ محبت میں ہے جنت کی بہار
 مال کے صدقے سے ہوئے ہم ہر خوشی سے ہم کنار
 ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار

تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

نیک خواہ کیزہ رو، ہمدرد و مشفق غم گسار
 ہر دم و لحظہ ہو اُن پر تیری رحمت نور بار
 زندگی بھر ہم رہیں ماں باپ کے خدمت گزار
 ہم ترے لطف و عنایت پر فدا پروردگار
 ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار

تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

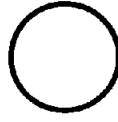
ایسی ماں جس نے مصیبت جھیل کر پالا ہمیں
 ایسی ماں جس نے ہمیں اخلاق کی تعلیم دی
 علم کی راہیں ہمارے واسطے ہموار کیں
 مختصر سے لفظ ”ماں“ میں کتنی عظمت ہے نہاں
 صرف تیرا ہے کرم، خالص ترا احسان ہے

ماں کی چشمِ مہرباں ہے دلنواز و جانفروز
 ماں کا دل سرچشمہٴ رحم و کرم، مہر و وفا
 مال کے ہی قدموں تلے جنت کی نہریں ہیں رواں
 جو ملی عزت ہمیں ماں کی دُعائوں سے ملی
 صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے

تو نے بخشی اے خدا اپنے کرم سے ہم کو ماں
 ایسی مشفق ماں کو یا رب تو جزائے خیر دے
 اے خدا اپنے کرم سے تو ہمیں توفیق دے
 ہم تری شانِ کریمی کے تصدق اے کریم!
 صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے

مال سے زیادہ تو ہے مشفق مال سے زیادہ غم گسار	اے خدا بندوں پہ تو ہے مال سے زیادہ مہرماں
تو ہے رب العالمین تو مالک یوم القرار	تو ہے اللہ تو ہے رحمن تو ہے والی تو رحیم
ہو نہیں سکتا ادا حق ہم کریں کوشش ہزار	حمد تیری ہم کریں، کرتے رہیں شام و سحر
ہم زبان شکر سے کہتے رہیں گے بار بار	ہم صفت تیری بیاں کرتے رہیں گے رات دن
ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار	صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے

تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار



مُنَاجَات

اے خدا مالکِ آسمان و زمیں صاحبِ لوح و کرسی و عرش بریں
ذکر تیرا مُبارک حیاتِ آفریں جانفزا، دل کُشا، دلکش و دلنشین

پاک تیری صفت پاک تیرا ہے نام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

خالقِ دو جہاں ربِّ کون و مکاں جن و انس و ملک تیرے منت کشاں

رحم کرتا ہے تو ہے بڑا مہرباں ترے در پر ہی ملتی ہے سب کو اماں

تیری رحمت پہ قائم ہے عالم تمام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

تیرے در کے سوا اور کوئی در نہیں کوئی تجھ سے بڑا اور برتر نہیں
کوئی تیرا شریک اور ہمسر نہیں جو جھکے اور کہیں وہ مراسر نہیں

پاک سب سے ہے تو اے خدائے اناام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

دونوں عالم میں روشن ترا نام ہو دن بہ دن ہر طرف غالب اسلام ہو
ہم سے یارب ترے دین کا کام ہو بہتر آغاز ہو نیک انجام ہو

ساری دُنیا میں جاری ہو حق کا نظام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

لحہ لہہ ہر انسان کی خیر کر ہر نفس ہر مسلمان کی خیر کر
دَم بہ دَم اہل ایمان کی خیر کر قلب کی خیر کر جان کی خیر کر

عافیت سے رہیں سب خواص و عوام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

سارے محروم و مظلوم بے گس سقیم بے سہارا غریب اور بیوہ یتیم
تیری رحمت کے محتاج ہیں اے کریم ان غریبوں پہ فرما تو لطفِ عیم

جو مسافر ہوں اُن کا سفر کر تمام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

تو ہمارے عزیزوں کے دل شاد رکھ ہر غم و فکر سے ان کو آزاد رکھ
اپنے رحم و کرم سے انھیں یاد رکھ خیر و برکت کے ساتھ ان کو آباد رکھ

ہم محلّہ کو یارب نہ رکھ تشنہ کام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

رحم والد پہ کر ہر نفس ہر قدم والدہ پر ہمیشہ کر اپنا کرم
جن پہ قرباں دل و جان کرتے ہیں ہم جن کے قدموں تلے ملک و جاہ و حشم

ان کو آغوشِ رحمت میں لے صبح و شام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

ان بزرگوں نے بچپن میں پالا ہمیں لمحہ لمحہ انھوں نے سنبھالا ہمیں
غم اٹھا کر دکھوں سے نکالا ہمیں ہر قدم ہر نفس دیکھا بھالا ہمیں

ان بزرگوں پہ یارب کرم کر مُدام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

آل و اولاد کو گھر کی زینت بنا تو ہمارے لیے ان کو رحمت بنا
ٹھنڈک آنکھوں کی کر، دل کی راحت بنا عمر بھر باعثِ خیر و برکت بنا

تو بنا ہم کو مردانِ حق کا امام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

تو بچا ان کو فتنوں سے آفات سے ہر بُرے کام سے ہر بڑی بات سے

ان کو محفوظ رکھ تو خرافات سے ہوں نہ دو چار وہ سخت حالات سے

ہوں نہ گمراہ وہ اور نہ ہوں بے لگام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

اے خدا ہم کو مردِ حق آگاہ کر صاحبِ عقل و فہم و خود آگاہ کر

راہ دکھلا کے ہم کو نہ گمراہ کر ہم سے یارب کسی کو نہ بے راہ کر

ہم سے لے زندگی بھر ہدایت کا کام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

ہم کو تو ان میں کر توبہ کرتے ہیں جو اور دل و جان سے تجھ پہ مرتے ہیں جو

ہم کو تو ان میں کر تجھ سے ڈرتے ہیں جو تجھ کو شام و سحر یاد کرتے ہیں جو

ہم کریں پیرویِ رسولِ انام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

ہم کو یارب زبانِ گہر بار دے ہم کو حُسنِ یقین، حُسنِ کردار دے

صدق و اخلاص لے، دَر د و ایثار دے چشمِ بینا دے اور قلبِ بیدار دے

کر ہمیں خُبر و، خوش دل و خوش کلام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

علم دے رزق دے، ہر مرض دُور کر دل کو ذکرِ الہی سے معمور کر

ہر غم و فکر کو ہم سے کافور کر تو ہے ستار ہر عیب مستور کر

دے خوشی و مسرت ہمیں صبح و شام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

نور ہے تو، ہمیں نورِ ایمان دے نور ہے تو، ہمیں نورِ عرفان دے

نور ہے تو، ہمیں نورِ قرآن دے نور ہے تو، ہمیں نورِ ہر آن دے

نور وہ جس سے روشن ہوں اعضا تمام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

حُسنِ اخلاق دے، حُسنِ اعمال دے ہم کو ہوش و خرد دے زرو مال دے

خیر و برکت ہمیں ہر مہ و سال دے صحت و عافیت ہم کو ہر حال دے

کر ہمیں نیک خو، نیک دل، نیک نام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

شکر ہر دم کریں تیرے انعام پر صبر سے کام لیں رنج و آلام پر

ہم جنیں تو جنیں دینِ اسلام پر موت آئے تو آئے ترے نام پر

دین پر ہم کو ثابت قدم رکھ مُدام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

عمر و ایمان میں بخش برکت ہمیں دے شب و روز ذوقِ عبادت ہمیں
کر عطا نیک سے نیک عادت ہمیں دے دُعا مانگنے کی سعادت ہمیں

ہم کریں خدمتِ خَلق کا اہتمام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

زہد و تقویٰ کی نعمت ہمیں چاہیے ہر نفس تیری اُلفت ہمیں چاہیے
نیک کاموں سے رغبت ہمیں چاہیے دین و دُنیا کی عزت ہمیں چاہیے

کر ہمیں صاحبِ عزم و عالی مقام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

کر سبکدوش تو قرض کے بار سے فقر و افلاس کی ذلت و عار سے
تو بچا ہر مصیبت سے آزار سے ہر طرح کی فلاکت سے ادبار سے

ہم مصیبت میں آئیں غریبوں کے کام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

ہم کو محفوظ رکھ بخل و نسیان سے کفر و شرک و نفاق اور عصیان سے
جھوٹ، غیبت، حسد اور بہتان سے سُود و رشوت، غصب اور طغیان سے

ہم بچیں کبر و سُستی ریا سے مُدام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

نفس و شیطان سے ہم کو محفوظ رکھ

حاسد انسان سے ہم کو محفوظ رکھ

موزی حیوان سے ہم کو محفوظ رکھ

دشمنِ جان سے ہم کو محفوظ رکھ

تیرے حفظ و اماں میں رہیں صبح و شام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

تو بچا ہم کو کمیابی مال سے

ضعف پیری کے تکلیف دہ حال سے

فتنہ گر شر پسندوں کی ہر چال سے

تو بچا ہم کو تلبیسِ دجال سے

سرکشوں کو الہی نہ کر بے لگام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

اے خدا ہر طرف ظلم کا راج ہے

جو ہے ظالم وہی صاحبِ تاج ہے

عدل پامال ہے رحم تاراج ہے

بے کسوں پر تشدد روا آج ہے

ظلم کرتے ہیں جو ان سے لے انتقام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

بوجھ ہم پر نہ رکھ جس کی طاقت نہ ہو

کام وہ تو نہ لے جس کی ہمت نہ ہو

اس جہاں میں ہماری بُری گت نہ ہو

غیر کے سامنے ہم کو ذلت نہ ہو

ساری دُنیا ہمارا کرے احترام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

ناگہاں کوئی آئے نہ ہم پر بلا غرق ہم کونہ کر آگ میں مت جلا
ہم نہ دب کر مریں زلزلہ تو نہ لا سخت امراض میں کر نہ تو بتلا

دِق ہو یا برص یا اکلہ ہو یا جذام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

لب پہ کلمہ ہو جاری دم واپسیں دل میں ہو تیرے عفو و کرم کا یقین
وقت ہو جاں کنی کا حسیں سے حسیں ہاتھ غیب ہو لب گشا ”آفریں“

دیں فرشتے ہمیں مغفرت کا پیام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

قبر میں روشنی ہو ترے نام سے پیش منکر نکیر آئیں اکرام سے
تو بچا قبر میں ہم کو آرام سے ہم قیامت تک سوئیں آرام سے

بادِ رحمت کے جھونکے چلیں صبح و شام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

حشر میں کر نہ ہم پر عتاب اے خُدا تو نہ لے سخت ہم سے حساب اے خُدا
تو نہ دے ہم کو کوئی عذاب اے خُدا ہم پہ کر فتح جنت کا باب اے خُدا

آگ دوزخ کی کر ہم پہ یارب حرام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

ہر نفس آبِ کوثر کا ساغر ملے لذتِ دید روئے منور ملے
ہم کو جنت میں قربِ پیمبر ملے تیرے دیدار کا لطف اکثر ملے

سلسبیل اور تسنیم کے بخش جام

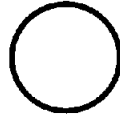
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

اے خدا تیرے لطف و کرم پر نثار تیری رحمت پہ ہر ہر قدم پر نثار

عرش و کرسی و لوح و قلم پر نثار تیرے محبوبؑ شاہِ امم پر نثار

اس مناجات کو کردے مقبول عام

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ہے نشانِ لافانی نسخہ جہاں بانی
ہے شکوہِ سلطانی شمعِ بزمِ نورانی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جامِ بادۂ عرفاں زیب و زینتِ قرآن
ذکرِ خاصۂ خاصاں نقشِ پرچمِ ایماں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کلمہ ہر مسلمان کا نیک فطرت انسان کا
ہر رگِ دل و جاں کا ہر گلِ گلستاں کا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ضربتِ یدِ اِلهی نغمہٴ سحر گاہی
کلمہٴ حق آگاہی نکتہٴ شہنشاہی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لوحِ عرشِ اعظم ہے سوز و سازِ آدم ہے
برگِ گل ہے شبنم ہے زخمِ دل کا مرہم ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

آبِ گوہرِ تاباں نغمہٴ دلِ شادماں
نکتہٴ گلِ خنداں مُشکبار و نورِ افشاں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

رمز پاکبازی ہے دستِ مردِ غازی ہے
تاجِ سرفرازی ہے خویِ دلِ نوازی ہے

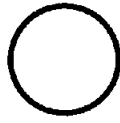
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کلمہ ہے یہ لاثانی ذکر و فقر و سلطانِ
ذکرِ با دبستانی ذکرِ بر لبِ ثانی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ



اللہ اکبر، اللہ اکبر

ہے ذکر بہتر اللہ اکبر ہے ذکر انور، اللہ اکبر

ہے ذکر برتر اللہ اکبر ہے ذکر اطہر، اللہ اکبر

ذکر معنیر اللہ اکبر

اللہ اکبر، اللہ اکبر

اللہ تعالیٰ ہے پاک و برتر ہے سب کا خالق ہے بندہ پرور

حضرت محمدؐ اس کے پیغمبر جسم منور، روح مطہر

عزت تصدق دولت نچاور

اللہ اکبر ، اللہ اکبر

ہم اہلِ ایماں ہم ہیں مسلمان حق کے پیامی حق کے ہدی خواں
تھامے ہوئے ہیں ہم شمعِ ایماں رکھیں گے ہر دم اس کو فروزاں

یہ ذکر کتنا ہے روح پرور

اللہ اکبر ، اللہ اکبر

اسلام ہم کو ہے دل سے پیارا راحت ہے دل کی آنکھوں کا تارا
اس کے ہیں ہم سب وہ ہے ہمارا چمکے گا اس کا ہر سوستارا

پھیلے گا انشاء اللہ گھر گھر

اللہ اکبر ، اللہ اکبر

مردانِ حق ہم اور خیرِ اُمت دستور اپنا قرآن و سُنّت
ہم کو خدا نے بخشی ہے عزّت کیا خوب دولت کیا خوب نعمت

کتنا ہے رب کا احسان ہم پر

اللہ اکبر ، اللہ اکبر

بُستانِ دین کے گلہائے تر ہم ابرِ بہاری بادِ سحر ہم
حق کے لیے ہیں گرمِ سفر ہم منزل بہ منزل ہیں تیز تر ہم

ہم کو ملی ہے پروازِ شہیر

اللہ اکبر ، اللہ اکبر

ہم ہوں مجاہد اللہ والے ہم شیر دل ہوں ہم ہوں جیالے

کیا سنگ و خار کیا تیغ و بھالے ہوں ٹھوکروں پر لاکھوں ہمالے

ہم ہوں نشانِ بو بکرؓ و حیدرؓ

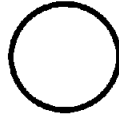
اللہ اکبر ، اللہ اکبر

ہم کو خدا دے وصفِ حجازی ہوں شب کے زلہد ہوں دن کے غازی

دے ہوشمندی دے پاکبازی دُنیا و دیں کی دے سرفرازی

دُنیا بھی بہتر عقبیٰ بھی بہتر

اللہ اکبر ، اللہ اکبر



سُبْحَانَ اللَّهِ

حمد سرا ہیں سنبل و ریحان انجم و ماہ و مہر تاباں

شمعِ شبستاں صبحِ درخشاں جن و ملائک انساں حیواں

اللہ اللہ سبحان اللہ

سبحان اللہ سبحان اللہ

صحنِ گلستاں کی ہریالی پتہ پتہ ڈالی ڈالی

قمری و بلبل گلچیں مالی سب کے لبوں پر ذکر جمالی

اللہ اللہ سبحان اللہ

سبحان اللہ سبحان اللہ

ذکر یہی ہے مُرغِ چمن کا لالہ و گل کا سرو و سمن کا
نیل و فرات و گنگ و جمن کا ساحل و طوفاں کوہ و دمن کا

اللہ اللہ سبحان اللہ

سبحان اللہ سبحان اللہ

آندھی، بارش، بجلی، بادل دریا، صحرا، گلشن، جنگل
پھول، کلی، پھل، غنچہ، کونیل نعمہ سرا ہیں ہر دم ہر پل

اللہ اللہ سبحان اللہ

سبحان اللہ سبحان اللہ

محو ثنا فقر و سلطانی حاضر و غائب باقی و فانی
قول و عمل الفاظ و معانی آگ و ہوا اور مٹی پانی

اللہ اللہ سبحان اللہ

سبحان اللہ سبحان اللہ

حمد سرا اور مست و غزل خواں توراہ انجیل اور یہ قرآن
حور و غلمان مالک و رضواں ہر دل شاداں ہر لب خنداں

اللہ اللہ سبحان اللہ

سبحان اللہ سبحان اللہ

شبلی و رازی حافظ و جامی ہندی و ترکی مصری و شامی
بے گس و عاجز نامی گرامی سب کے لبوں پر ذکرِ دوامی

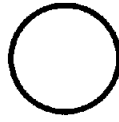
اللہ اللہ سبحان اللہ

سبحان اللہ سبحان اللہ

بزم ہے اس کی بزمِ ہستی اس کی بلندی اس کی پستی
دین ہے اس کی کیفِ مستی ذکر ہے اس کا بستی بستی

اللہ اللہ سبحان اللہ

سبحان اللہ سبحان اللہ



ہیں محتاج تیرے گدا اور شاہ

تری سلطنت تیرے ملک و سپاہ
تجھی کو ہے زیبا جلال اور جاہ
بڑی محترم ہے تری بارگاہ
ترے اک اشارے پہ عالم تباہ
ہیں محتاج تیرے گدا اور شاہ
جسے چاہے دکھلائے ذلت کی راہ
جسے بھوک سے چاہے کردے تباہ
ہے عاجز دماغ اور قاصر نگاہ
پہاڑ اور صحرا یہ آب و گیاہ
ترے ملک میں ہر سپید و سیاہ

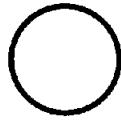
خداوند قدوس و عالم پناہ
تو ہے مالک الملک و یوم الیقین
تو اللہ و رحمن و والی رحیم
الہی تو ہے صاحبِ کُن فکاں
ترے در کے ساکلی نھی و ولی
جسے چاہے پہنائے عزت کا تاج
جسے چاہے لے رزق تو بے حساب
تری نعمتوں کا ہے گننا محال
یہ جنگل بیاباں یہ کوہ و دمن
چرند و پرند اور جن و بشر

زمیں آسماں اور یہ مہر و ماہ
 ہے ہر سمت و ہر جا تری جلوہ گاہ
 سمندر میں موتی پہ تیری نگاہ
 تو گمراہ کر یا دکھا نیک راہ
 ترے آگے مجبور ہیں کج کلاہ
 عذاب و غضب وہ کہ تیری پناہ
 ہے پوشیدہ تسکین قلب و نگاہ
 زباں بھی مُقر اور دل بھی گواہ
 چھپا دل کا غم ہے زباں کی کراہ
 تو سب کا ہے مالک تو سب کا الہ
 سراپا خطا ہوں مجسم گناہ
 کہ ابلب پہ آئی مرے دل کی آہ
 کہ اس کا تصوّر ہی ہے جانگاہ
 کہ ہے عام تیرا کرم گہہ بگاہ
 نہ ہوں یاں ذلیل اور نہ واں روسیاء

چمن کے گل و لالہ و نسترن
 یہ شرق اور غرب و شمال و جنوب
 ہمالہ کی چوٹی پہ تیری نظر
 ہدایت ضلالت ترے ہاتھ میں
 ہے تیرے ہی قبضے میں موت و حیات
 تری رحمتوں کی نہیں انتہا
 ترے ذکر میں اور تری یاد میں
 نہیں کوئی معبود تیرے سوا
 یہ نغمے تبسم ہنسی قہقہے
 تو سنتا ہے اور عالم الغیب ہے
 کرم کر الہی مرے حال پر
 سُن اے میرے مالک سمیع و بصیر
 غضب مجھ پر نازل نہ کر تو کبھی
 کرم کر الہی کرم کر کرم
 مجھے دونوں عالم میں کرسرخ رو

میں ثانی ترا بندۂ کمترین

ہوں رکھتا تری رحمتوں پر نگاہ



کریمابہ بخشائے بر حالِ ما^۱

الہی ہمارا تو ہی ہے خدا تو حاجت روا اور مشکل کُشا

نہیں کوئی معبود تیرے سوا تو داتا ہے دیتا ہے صبح و مسا

”کریمابہ بخشائے بر حالِ ما

کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا“

الہی یہ دُنیاے حرص و ہوس لُبھاتی ہے ہم کو نفس در نفس

”نداریم غیر از تو فریاد رس توئی عاصیاں را خطا بخش و بس“

”کریمابہ بخشائے بر حالِ ما

کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا“

جھکائے ہوئے سرِ ندامت سے ہم ترے در پہ آئے ہیں باہشتمِ نم
پھٹا غم سے دل لب پہ آیا ہے دم کرم کر الہی کرم کر کرم

”کریمیا بہ بخشائے بر حالِ ما

کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا“

خدایا نہیں کوئی تیرے سوا جزیلُ العطا یا مجیبُ الدعا
”نگہدار مارا ز راہِ خطا خطا در گذر و صوابم نما“

”کریمیا بہ بخشائے بر حالِ ما

کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا“

الہی ترا کامِ لطف و عطا مرا کامِ رور و رو کے کرنا دُعا
ترا کامِ عفو و کرم بر خطا میں یاربِ خطا ہوں خطا در خطا

”کریمیا بہ بخشائے بر حالِ ما

کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا“

ترے در کے سائل ہیں اہلِ کرم ہیں منت کشاں اہلِ دیر و حرم
”خدایا بذلتِ مراں از درم کہ صورت نہ بند درے دیگرم“

”کریمیا بہ بخشائے بر حالِ ما

کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا“

الہی ہیں بندے ترے انس و جاں ہے رحمت تری رحمت بیکراں
 ہے تیری زمیں اور ترا آسماں حکومت ہے تیری یہاں اور وہاں

”کریما بہ بخشائے بر حالِ ما

کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا“

وہ ہو جس سے فرمائے جس دم تو گن مکن تو کہے گر تو ہو لم یکن
 خدایا بہ عزت تو خادم مکن بڈل گنہ شرمسارم مکن

”کریما بہ بخشائے بر حالِ ما

کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا“

تو دانی کہ مسکین و بیچارہ ایم فرو ماندہ نفس امارہ ایم
 خدایا مقصر بکار آدمیم تہی دست و امیدوار آدمیم

”کریما بہ بخشائے بر حالِ ما

کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا“

ترا بندہ ثانی ذلیل و حقیر بدست دُعا اے غنی و کبیر
 فقیرم مجرم گناہم مکیر غنی را ترحم بود ہر فقیر

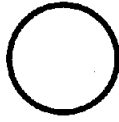
”کریما بہ بخشائے بر حالِ ما

کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا“

دُرُود

و

سَلَام



دُرود و سلام

وہ رسالت مآب اور شہِ دو جہاں پاک نام آپ کالے یہ گندی زباں
ہے مجال اس کی کیا اور جرأت کہاں اک خیال آ گیا اور آنسو رواں

سیدِ ولدِ آدم وہ خیرُ الانام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

کیسا وہ جوہرِ فرد پیدا ہوا سارے عالم میں پھیلی ہے اُس کی ضیا

گنگناتنے لگے ہیں یہ ارض و سما آ گیا جان کون و مکاں آ گیا

کہہ اٹھے یک زباں رات دن صبح و شام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

آمنہ کا وہ پیارا وہ دُرِّ یتیم بیکسوں کا سہارا وہ لطفِ عمیم
سب کی آنکھوں کا تارا وہ ذاتِ کریم جان و دل ماہِ پارا وہ خُلُقِ عظیم

جس کی ہر ہر ادا واجب الاحترام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کی آمد سے بادِ نسیم آگئی رحمتِ حق کی ہر سُو گھٹا چھا گئی
چھا گئی اور پھر نور برسا گئی غم کی ماری تھی دُنیا سکوں پا گئی

زندگی بھر پلایا محبت کا جام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

کارواں گم تھا تاریک اور رات تھی خوفناک ایک جنگل تھا برسات تھی
ساری دُنیا تھی کیا بحرِ ظلمات تھی بدحواسی تھی بگڑی ہوئی بات تھی

آ گیا ظلمتِ شب میں ماہِ تمام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

زندہ درگور ہوتی تھیں اُف لڑکیاں کُفر خنداں تھا اور ظلم آتشِ فشاں
آگ کی ایک بھٹی بنا تھا جہاں ظلم وہ! لے رہا تھا ہر اک سسکیاں

بخشتی مُردہ دلوں کو حیاتِ دوام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جاہلیت میں عورت تھی اک جانور
 ٹھوکریں کھاتی پھرتی تھی وہ در بدر
 راہ و منزل سے اپنی تھی وہ بے خبر
 کوئی اُس کا نہ تھا، شام تھی بے سحر

عورتوں کو دیا حریت کا مقام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس نے کندن بنایا مسِ خام کو
 جس نے قرباں کیا حق پہ آرام کو
 صبح سے جس نے بدلا ہر اک شام کو
 سارے عالم میں پھیلا یا اسلام کو

جس پہ نازل ہوا ہے خدا کلام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

معجزہ جس کا ادنیٰ تھا شق القمر
 جس کی آمد جہاں میں نسیم سحر
 اس کی آمد نہ ہوتی جہاں میں اگر
 ٹھوکریں کھاتی انسانیت در بدر

لے کے آیا محبت کا دل کش پیام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

گالیاں جس نے دیں اس کو تحفے دیے
 زخم جس کے لگے، زخم اُس کے سینے
 عافیت کی دُعا مانگی سب کے لیے
 کی جفا جس نے بدلے وفا سے دیے

جس نے سب کو پلایا محبت کا جام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ خدا کا نبی خاتم المرسلینؐ مطلع نور تھی جس کی پیاری جبیں
ذات ایسی ملے گی بتاؤ کہیں؟ ہو جو اتنی عظیم و وجیہ و حسیں

جس کی ہر بزم، جس کے سبب، جس کے جام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس پہ جانیں فدا، جس پہ قربان دل آسمان وز میں، رنگ و بو، آب و گل
رہ گیا مٹ کے وہ، ہو گیا جو مُخل کفر بھی سرنگوں، شرک بھی ہے نخل

خاکِ پا کے برابر خواص و عوام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کی آمد سے پہلے تھے گھر گھر صنم مرکزِ شرک سارا بنا تھا حرم
رکھ دیے شرک پر اپنے دونوں قدم جس کی عظمت کے شاہد ہیں لوح و قلم

جس کا دونوں جہاں میں ہے اعلیٰ مقام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

پاک دامان و پاکیزہ قلب و نگاہ اس کی عفت پہ اپنے پرائے گواہ
کیمیا بن گیا جس پہ ڈالی نگاہ رکھ دیا میٹ کر ہر خطا و گناہ

وہ عقیف و کریم اور عالی مقام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

حُسن ایسا نہیں جس کا کوئی جواب وہ جبیں جو کہ ہے مطلعِ آفتاب
ایسے دنیاں، ملی جن سے موتی کو آب روئے انور کہ ہے گرد تک ماہتاب

حُسنِ عالم اسی پر ہوا ہے تمام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ تبسم لبوں پر سراپا بہار وہ تکلم کہ جیسے گلوں کا نکھار
گُھل گئی جو کبھی زلف بھی ایک بار ہو گئی پھر ہوا اور فضا مشک بار

جس کی ہر سانس پر ہے تصدُّقِ مشام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ رسولوں میں آخر جو مُرسَل ہوا جس پہ قرآن سارا منزل ہوا
جس کا ہر لفظ و جملہ مُدَلَّل ہوا دینِ اسلام جس پر مُکمل ہوا

ہو گئے جس پہ دین و شریعت تمام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

تھا جہاں بحرِ ظلمات میں تہ نشین لات و عُزّٰی کے آگے پڑی تھی جبیں
اس پہ صدقے دیا ہم کو دینِ مُبین اس نے بخشی ہمیں ایک شرعِ متین

جس نے سب کو بتایا حلال و حرام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

بات مانی جنھوں نے ستائے گئے آگ کے فرش پر کچھ لٹائے گئے
کھینچ کر کچھ سر دار لائے گئے حق کی آواز پھر بھی لگائے گئے

تھے خبیثؑ اور جنابؑ جس کے غلام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ صہیبؑ اور سلمانؑ و یاسرؑ، بلالؑ زیدؑ و عمارؑ بھی خوش خیال و خصال
جن کو حاصل یقین تھا تمام و کمال جن پہ قربان شاہی جمال و جلال

ہیں اسی کے سبھی خوب و مشک فام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جن کی کوشش سے بادِ بہاری چلی جن سے ہر شاخ گلشن کی پھولی پھولی
چٹکی اسلام کی جن سے ہر ہر کلی وہ ابو بکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ

جس کے ادنیٰ غلام فاتحِ مصر و شام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

فاطمہؓ پیاری بیٹی، حسینؓ و حسنؓ پارہٴ دل جگر گوشہٴ جُودِ بدن
جن سے آراستہ ہے نبیؐ کا چمن ہیں چمن کے گل و لالہٴ ونسترن

ایک ہے سیفِ حق ایک صلحِ تمام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ دیارِ نبی رشکِ ارض و سما پاک جس کی زمیں پاک جس کی فضا
جس کا شیریں ہے پانی معطر ہوا خاک کو جس کی کہتے ہیں خاکِ شفا

شوق ہے اس کی جانب چلوں تیز گام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

رشک تجھ پر ہے مجھ کو بہت اے صبا تو مدینہ کو جاتی ہے صبح و مسآ
ایک میں ہوں سراپا گناہ و خطا کاش مجھ کو بھی حاصل ہو خاکِ شفا

میرے لب پر یہی رات دن صبح و شام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

آتشِ شوق ہے تیز سے تیز تر میں ہوں گرم سفر ہر نفس ہر نظر
ہے حسیں رہ گزر عشق ہے راہ پر روضہ پاک ہے منزلِ معتبر

میری قسمت کہ ہوں زائر وہم کلام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

دیر سے کہہ رہی ہے درود و سلام آ گیا اے زباں فدویت کا مقام
اب نبیِ مکرم کا لے پاک نام ہاں مگر بادب اور بصد احترام

جس کے صدقے میں عالم کا سارا نظام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

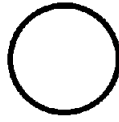
وہ حبیبِ خدا ، طاہر و مصطفیٰ قاسم و حامد و مجتبیٰ و مرتضیٰ
صادق و رحمۃ و طیب و مجتبیٰ طاہر ، یسین ، مکی ، وہ خیر الوری
وہ شفیق و منیر و شہید و امام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ حجازی ، تہامی ، یتیم و غنی وہ رؤف و بشیر و نذیر و نبی
وہ رسول و مذکر میں ہاشمی وہ ہے امی لقب ابطحی ، منقحی

جس کے محمود ، احمد محمد ہیں نام

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام



خاک کا یہ ذرہ ذکرِ مہوشاں کیسے کرے
عشق کے رازِ نہاں کو وہ عیاں کیسے کرے
مدح آقا کی گدائے بے نشاں کیسے کرے
مشک سے دھوئے زباں کو پھر بیاں ایسے کرے
گشت بے تیغِ بعشوہ ترکِ نازک پیکرے
خوش بیانے مہربانے جانِ جانے دلِ برے
نعت کہتا ہوں تری آقائے من شاہِ زامن
نام پیارا کتنا تیرا پاک تن پاکیزہ من
خندہ رُو، خندہ جبیں، غنچہ دہن شیریں سخن
ناکھتِ زلفِ مُعَنْبِرِ پر فدا مُشکِ حُتْنِ
یا سمن رشکِ سمن جانِ چمن یا جانِ من
آشنائے دلربائے خود نمائے خوش سرے

نوٹ: خود سری کا باطل تصورِ نعت کے منافی ہے اس لیے ”خوش سرے“ کر دیا گیا۔ مبارک عثمانی

تو ہے بحر بیکراں اور میں ذرا سی آب جو
 اے سراپا نور تو ہے دو جہاں کی آبرو
 مرحبا صلّ علی جانِ جہانِ رنگ و بو
 قیصریت تیری آمد سے ہوئی ہے زرد رو
 کفر سوزے دل فروزے خوب رو آہستہ خو

پاک دینے پاک بننے خوشتر از ہر خوشترے

اختر تاباں کہوں میں یا مہ کا مل تجھے
 میں کہوں کون و مکاں کی جان یا پھر دل تجھے
 میں سمجھتا ہوں نشانِ جادۂ منزل تجھے
 دل کھچیں بے ساختہ وہ ہے کشش حاصل تجھے
 نازینے مہ جینے دل گئے یا دل گئے

جاں گدازے دل نوازے گوہرے یا اخترے

کوچہ جاناں گئے تو بن کے دیوانہ گئے
 بادۂ عشق و محبت پی کے مستانہ گئے
 صبر آیا جب نہ ہم کو پھر تو روزانہ گئے
 نعت یہ پڑھتے ہوئے بے اختیارانہ گئے
 شادۂ آزاداۂ مستانہ جانانہ

مست چشمے دیرِ شمسے طرفہ زیبا منظرے

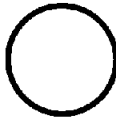
اے سراپا خُلق تیری ذات ہے ہر دل عزیز
 تیرے صدقے میں خدا نے دی ہمیں عقل و تمیز
 تیرے در کی خاک ہی سُر مہ بنانے کی ہے چیز
 توڑنا دم تیرے در پر جان و دل سے ہے عزیز
 بے قرارم اشک بارم سخت زارم اے عزیز
 دل بزد جاں آؤرد ہر دم بطرزِ دیگرے!



إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ

دلبر و خوشتر نازک پیکر
جسمِ مڑکی روحِ مُطہر
خلق کے سرورِ رحمتِ داور
جن کی ثنا قرآن کے اندر
جن کے قدم سے صحرا گلشن
کفر کے پر بت بن گئے رائی
مصر و عراق و شام کے فاتح
وہ ہیں ہمارے سَرور و آقا
اُن پہ فدا ماں باپ ہمارے
ان کی حقیقت کو کیا جانے
ذکر سے ان کے دل کو سکینت
ذکرِ خدا کے بعد یقیناً
ذکرِ مبارک وِردِ زباں ہو
صلی اللہ علیہ وسلم

گوہر و اختر زیبا منظر
روئے مُنور زُلفِ مُعَنْبِر
شافعِ محشر ساقیِ کوثر
إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ
جن کی نظر سے خار گل تر
ان کو لگائی ایسی ٹھوکر
سب ہیں انہی کے در کے گداگر
ہم ہیں انہی کے نوکر چاکر
جان تصدق مال نچھاور
مِلحدِ بے دیں کافر و خودسر
روح بھی شاداں لب بھی مُعَطَّر
ذکر ہے ان کا سب سے بہتر
لحظہ بہ لحظہ دن بھر شب بھر
صلی اللہ علیہ وسلم



السلام اے فخرِ آدمِ السلام

السلام اے سب کے ہمدِ السلام

السلام اے زیبِ عالمِ السلام

السلام اے جانِ جانمِ السلام

شاہِ گلِ فخرِ رُسلِ خیرِ الانام

ذاتِ عالی پر مرے لاکھوں سلام

السلام اے مُرسلِ عرّتِ مآب

السلام اے شافعِ یومِ الحساب

السلام اے رشکِ ماہِ و آفتاب

السلام اے صاحبِ اُمّ الکتاب

آپ پر اللہ کی رحمتِ مُدام

آپ پر ہر دم مرے لاکھوں سلام

السلام اے خاتمِ پیغمبراں

السلام اے تاجدارِ دو جہاں

السلام اے زینتِ کون و مکاں

السلام اے سرورِ انس و جنّاں

آپ پر قربان ہو عالمِ تمام

آپ پر ہر دم مرے لاکھوں سلام

السلام اے وجہِ تسکین و قرار

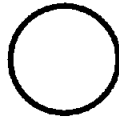
السلام اے بے کسوں کے غمگسار

السلام اے صاحبِ عِزّ و وقار

السلام اے دونوں عالم کی بہار

ملتِ بیضا کے رہبر اور امام

آپ کی ناموں پر لاکھوں سلام



وہ شافعِ مدینہ ہیں، ہوں لاکھوں سلام اُن پر
ہر دل کا سیکنہ ہیں، ہوں لاکھوں سلام اُن پر

وہ شافعِ محشر ہیں، وہ ساتیٰ کوثر ہیں
نازِ مہ و اختر ہیں، ہوں لاکھوں سلام اُن پر

سرکارِ دو عالم ہیں، ہر ایک کے ہمد ہیں
وہ نازشِ آدم ہیں، ہوں لاکھوں سلام اُن پر

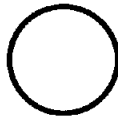
ہر ایک غلام اُن کا، عالی ہے مقام اُن کا
ہر لب پہ ہے نام اُن کا، ہوں لاکھوں سلام اُن پر

وہ اعظم و افضل ہیں، وہ اکرم و اکمل ہیں
وہ احسن و اجمل ہیں، ہوں لاکھوں سلام اُن پر



مجھ حقیر و بے نوا پر ہے کرم اللہ کا
وہ رسول اللہ، محبوبِ خدا، ختم الرسل
وہ رسول اللہ جو ہیں رحمۃً للعالمین
وہ رسول اللہ جن کی خاک پا خاکِ شفا
وہ رسول اللہ شاہد جن کے ہیں لوح و قلم
وہ رسول اللہ جن کے دم سے کائنات
وہ رسول اللہ جن کا ہے ہر اک ادنیٰ غلام
وہ رسول اللہ جن کا معجزہ شق القمر
وہ رسول اللہ جن کا فیض ہے فیضِ عمیم
وہ رسول اللہ جن پر دلِ فدا اور جاں نثار
وہ رسول اللہ جن سے گلشنِ ہستی نہال
اُمّتی مجھ کو بنایا ہے رسول اللہ کا
وہ رسول اللہ دانائے سُبُلِ مولائے کل
وہ رسول اللہ، یسین، صادق و طہٰ امین
وہ رسول اللہ جن کا حکم ہے خُذْ مَا صَفَا
وہ رسول اللہ امت جن کی ہے خیر الامم
وہ رسول اللہ جن کی ہر ادا جانِ حیات
وہ رسول اللہ پاکیزہ صفت شیریں کلام
وہ رسول اللہ جن کے دم سے ہیں شام و سحر
وہ رسول اللہ جن کی ذات ہے ذاتِ کریم
وہ رسول اللہ جن پر باپ صدقے ماں نثار
وہ رسول اللہ جن سے دونوں عالم کا جمال

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا یاد ہے کہ
چھوڑ دو جو تم کو شک میں ڈالے اور اس چیز کو اختیار کرو، جس سے تمہارے دل میں کھٹک نہ
پیدا ہو، بے شک سچ اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے۔



جس ذات کا محمدؐ ہے پاک نام نامی
بخشی ہمیں خدا نے اس ذات کی غلامی

اپنے پرانے سب کے وہ غم گسار و ہمد
وہ بے کسوں کے والی وہ بے بسوں کے حامی

آقا ہیں وہ ہمارے ہم ہیں غلام ان کے
ان کے ہی پاک دیں کے ہم داعی و پیامی

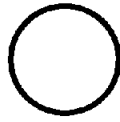
ہر ایک کی زباں پر ہے پاک نام ان کا
رازی ہوں یا غزالی ، قدسی ہوں یا کہ جامی

اللہ کے پیسیر سرتاج انبیاء کے
ادنیٰ غلام ان کے ہیں نامی و گرامی

وہ شفقت مجسم وہ رحمتِ دو عالم
کیا ان کی مہربانی کیا ان کی خوش کلامی

وہ بالیقین نبی ہیں تا روز حشر سب کے

ہے عام جو نبوت تو فیض ہے دوامی



حضرت محمدؐ عالم کے سرور سب سے مکرم سب سے مؤثر
جسم منور روح معطر بعد از خدا ہیں وہ پاک و برتر

سب کچھ ہمارا، اُن پر نچھاور

اللہ اکبر، اللہ اکبر

نازل ہوا ہے قرآن ان پر رحمت خدا کی ہر آن ان پر
عزت ہماری قربان ان پر کرتے ہیں صدقے ہم جان ان پر

آقا ہمارے ہم ان کے چاکر

اللہ اکبر، اللہ اکبر

ختم رسلؑ ہیں خیر البشرؑ ہیں تابندہ ان سے قلب و نظر ہیں
ان کے ہی دم سے شام و سحر ہیں رخشندہ ان سے شمس و قمر ہیں

وہ ہیں پیہر تا روزِ محشر

اللہ اکبر، اللہ اکبر

حق کے وہ ہادی، حق کے منادی چڑھ کر صفا پر حق کی ندا دی
 ان کی ازاں سے گونجی جو وادی دُنیا میں اس نے ہلچل مچا دی
 تھرائے اس سے کسریٰ و قیصر

اللہ اکبر، اللہ اکبر

ہر ایک پتھر غارِ حرا کا ہر ایک ذرہ کوہِ صفا کا
 ہر ایک گوشہ بدر و قبا کا ممنون ان کے فضل و عطا کا
 زم زم کے قاسم، مُعطیٰ کوثر

اللہ اکبر، اللہ اکبر

وہ بابِ کعبہ رُکنِ یمانی میزابِ رحمت زم زم کا پانی
 و العصر و کوثرِ سبعِ المثانی ان کی نبوت کی ہے نشانی
 ان کے ہیں شاہدِ محراب و منبر

اللہ اکبر، اللہ اکبر

محبوبِ جاں سے ہیں دل سے پیارے ہم ہیں انہی کے وہ ہیں ہمارے
 انسان ان کے سارے کے سارے کیا مست و شاداں کیا ڈکھ کے مارے

وہ ہیں خدا کے محبوب و دلبر

اللہ اکبر، اللہ اکبر

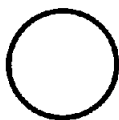
محمدؐ نام نامی کتنا پیارا محمدؐ بے شمار آنکھوں کا تارا
محمدؐ بے کسوں کے ہیں سہارا محمدؐ پر ہے صدقے دل ہمارا
محمدؐ ہیں سکونِ قلبِ مضطر

محمدؐ پر جہاں سارا نچھاور
محمدؐ نورِ چشماں راحتِ جاں محمدؐ روحِ عالمِ جانِ جاناں
محمدؐ دردِ عالم کے ہیں درماں محمدؐ کی محبتِ عینِ ایماں
محمدؐ دین و دُنیا کے ہیں سگم

محمدؐ ہر کس و ناکس کے ہدم
محمدؐ زینتِ کون و مکاں ہیں محمدؐ تاجدارِ دو جہاں ہیں
محمدؐ غمگسارِ بے کساں ہیں محمدؐ صدرِ بزمِ قدسیاں ہیں
محمدؐ سرِ گروہِ انبیا ہیں

محمدؐ سرورِ اہلِ صفا ہیں
محمدؐ کی سیادتِ دونوں عالم محمدؐ کی غلامیِ فخرِ آدمؑ
محمدؐ زخمِ خوردہ دل کے مرہم محمدؐ پر بہ جان و دلِ فدا ہم
محمدؐ رحمتہ للعالمین ہیں

محمدؐ خندہ رو روشن جہیں ہیں



وہ آقا جن کے صدقے میں جہاں کی زیب و زینت ہے

وہ آقا جن کے صدقے میں معزز آدمیت ہے

وہ آقا جن کے دم سے آبرو دُنیا کی قائم ہے

وہ آقا جن سے دُنیا میں وجودِ علم و حکمت ہے

وہ آقا جو کہ آئے رحمۃ للعالمین بن کر

وہ آقا جن کا دم سرتا پنا رحمت ہے شفقت ہے

خوشا ان کی غلامی کا شرف مجھ کو بھی حاصل ہے

خدا کا ہی کرم ہے اور خدا کی ہی عنایت ہے

ملی جو کچھ مجھے عزت، ملی جو کچھ مجھے نعمت

یہ سب ان کے قدم سے ہے یہ سب ان کی بدولت ہے

مرا ایمان ہے اُن سے، محبت عینِ ایماں ہے

دل و جاں کی محبت سے عزیز ان کی محبت ہے

کیا کرتا ہوں یاد آقا کو، میں شام و سحر ہر دم
کہ ان کی یاد میں آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہے

بسانا دل کو ان کی یاد سے عشق و محبت سے
یہی بے مثل دولت ہے یہی انمول نعمت ہے

درووں سے سلاموں سے زباں تر میری رہتی ہے
یہی اک میری عادت ہے یہی اک میری خصلت ہے

نہ ہو عشق و محبت گر کسی دل میں محمدؐ کی
حقیقت میں وہ دل، دل ہی نہیں پتھر کی مورت ہے

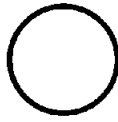
نہ ہو جس کو تعلق حضرت ختم رسالتؐ سے
علی الاعلان کہتا ہوں مجھے اس سے عداوت ہے

محمدؐ مصطفیٰ سے عشق ہے کارِ مسلمانی
فدا کرنا دل و جاں کا مقامِ اہل سنت ہے

انہیں سے گلشن عالم میں جاں افزا بہار آئی
انہیں کے دم سے ہر ہر پھول میں رنگت ہے، نکہت ہے

انہیں کی ذات کے صدقے، مرے نزدیک دُنیا میں
حقیقت ہے حقیقت، بے حقیقت بے حقیقت ہے

رواں ہوتے ہیں آنسو جب مدینہ یاد آتا ہے
 کہ جس کا چہچہ، گوشہ گوشہ، مثلِ جنت ہے
 تمنا ہے لگاؤں خاکِ طیبہ اپنی آنکھوں سے
 بلا شکِ خاکِ طیبہ سرمہٗ چشمِ بصیرت ہے
 درودِ صد ہزار اُن پر سلامِ بے شمار اُن پر
 کہ اُن کے دم سے میری آبرو ہے میری عزت ہے



مدینے جانے والے سُن، مدینے سر کے بل جانا^۱
کبھی ہوش و خرد کھونا کبھی کچھ کچھ سنبھل جانا
درِ اقدس پہ کہنا، کہہ کے رونا اور مچل جانا

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقید کا

خدا کے ذکر کو ہم نے، ہر اک مشکل کا حل جانا

ترے درِ حاضری کو، زندگی کا ما حاصل جانا

مبارک ہے ترے در پر کسی کا دم نکل جانا

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقید کا

۱ کرامت علی شہیدی کی نعت پر تفسیر

ترے در پر شہِ والا نہ جانے کتنی بار آئے
کریں کیا عرض آقا کتنے ہم زار و نزار آئے
بہت ہی بے قرار آئے، بہت ہی اشکبار آئے

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقید کا

ہمیں لینے کو شاہا رحمتِ پروردگار آئے

ترے قدموں پہ دے دیں جانِ دل کو پھر قرار آئے

خزاں دیدہ چمن میں، دل کے پھر سے اک بہار آئے

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقید کا

تیری اُمت پہ آقا دشمنوں کی زور دستی ہے

ادھر ہے زور دستی اور ادھر نکبت ہے پستی ہے

محافظ تیری اُمت کی خدا کی ایک ہستی ہے

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقید کا

مدینہ پاک کی بستی بڑی پُر نور بستی ہے
جہاں شام و سحر اللہ کی رحمت برستی ہے
اسی کو ہر مسلمان آنکھ، ہر لمحہ ترستی ہے

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقید کا

ہم اپنے گھر سے آقا، اس لیے سوئے حرم نکلے

کہ اس پُر نور بستی میں، ہمارا کاش دم نکلے

تو پھر ہو دردِ دل کا فور اور سینہ سے دم نکلے

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقید کا

حصولِ جاہ و دولت کے لیے دارا و جم نکلے

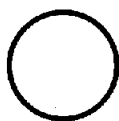
فنا کرنے ہزاروں کو، لیے تیغِ دو دم نکلے

تیرے قدموں پہ صدقے ہونے لیکن ایک ہم نکلے

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقید کا

مُبارک نام پر اے احمد مختار صدقے ہم
 مقدّس ذات پر اے سیّد ابرار صدقے ہم
 منوّر شکل پر اے مطلع انوار صدقے ہم
 تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
 قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقید کا
 ترے اخلاق اور عادات پر صد بار صدقے ہم
 تیری پاکیزہ صورت پر ہزاروں بار صدقے ہم
 ہزاروں بار صدقے اور لاکھوں بار صدقے ہم
 تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
 قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مُقید کا



جہانِ رنگ و بو میں ظلمتوں نے ڈیرے ڈالے تھے
تھیں راتیں بھی اندھیری، اور دن بھی کالے کالے تھے
درندوں کے حوالے تھے جو انساں بھولے بھالے تھے
غریبوں، بے کسوں کی ہر طرف آہیں تھیں نالے تھے

درود اس پر جو بن کر، راحتِ قلبِ حزیں آیا

سلام اس پر جو بن کر رحمۃً لِلْعالمین آیا

خدائے دو جہاں کے باغ کا پاکیزہ دل مالی

وہ جس کے دم گلشنِ عالم میں ہریالی

وہ جس نے خار کی گل سے محبت کی پنا ڈالی

وہ آیا تو پھلی پھولی گلستاں کی ہر اک ڈالی

درود اس پر جو بن کر، مظہرِ نورِ مبیں آیا

سلام اس پر جو بن کر رحمۃً لِلْعالمین آیا

وہ محبوبِ خدا جس کا محمدؐ نامِ نامی تھا
 ہزاروں نام صدقے جس پہ وہ اسمِ گرامی تھا
 غریبوں بے کسوں کا اور لاجپاروں کا حامی تھا
 وہ جس کی ذات پر انوار کا فیضِ تمامی تھا

درود اس پر جو بن کر راحتِ قلبِ حزین آیا
 سلام اس پر جو بن کر رحمۃً للعالمین آیا
 وہ جس کے حُسن کے پرتو ثوابت اور سیارے
 بنے جس کی نظر سے خاک کے ذرے بھی مہ پارے
 ہر اک سے بڑھ کے محبوب و عزیز و دلبر و پیارے
 ”پری پیکر نگارے، سرِوقدّ لالہ رخسارے“

درود اس پر جو بن کر چاند سے بڑھ کر حسین آیا
 سلام اس پر جو بن کر رحمۃً للعالمین آیا
 وہ دانائے سُبُلِ ختمِ الرُّسُلِؐ محبوبِ سبحانی
 جلائی کفر کی ظلمت میں جس نے شمعِ ایمانی
 جو اونٹوں کو چراتے تھے انھیں بخشی جہاں بانی
 عطا شاہوں کو درویشی کی، درویشوں کو سُلطانی

درود اس پر جو بن کر، صاحبِ عزم و یقین آیا
 سلام اس پر جو بن کر رحمۃً للعالمین آیا

اشارے سے ہی جس نے چاند کے دو ٹکڑے فرمائے
 جنھوں نے پھینکے پتھر، ان سبھوں پر پھول برسائے
 دعائیں ان کے حق میں کیں، جنھوں نے زخم پہنچائے
 گئے جو قتل کرنے چوم کر قدموں کو وہ آئے

دُرود اس پر جو بن کر، خندہ رو، روشن جبیں آیا

سلام اس پر جو بن کر رحمۃً لِلْعَالَمِیْنَ آیا

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ تھے چار یار اس کے
 تھے چاروں جانشین اس کے، تھے چاروں جاں نثار اس کے
 وہی تھے غمگسار اس کے، وہی تھے راز دار اس کے
 خدا رحمت کرے ان پر، کہ تھے طاعت گزار اس کے

درد اس پر جو بن کر، سرورِ اہلِ یقین آیا

سلام اس پر جو بن کر رحمۃً لِلْعَالَمِیْنَ آیا

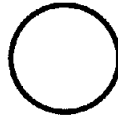
نہیں دُنیا میں جن کا کوئی وہ اہلِ وعیال اس کے
 غریب اس کے، شکستہ قلب اس کے، خستہ حال اس کے
 خبیثؓ و یاسرؓ و عمارؓ و حُجَابؓ و بلالؓ اس کے
 صہیبؓ و زیدؓ و سلمانؓ و اسامہؓ خوشِ نِصَال اس کے

درد اس پر جو بن کر، خاک کا مسند نشین آیا

سلام اس پر جو بن کر رحمۃً لِلْعَالَمِیْنَ آیا

محمدؐ شمع محفل اور صحابہؓ ان کے پروانے
انہیں کی پاک صحبت سے بنے وہ حق کے دیوانے
وہ چھلکاتے تھے ہر سو، بادۂ عرفاں کے پیمانے
وہ کیا جانیں انہیں، جو ان کی عظمت سے ہیں بیگانے

درود اس پر کہ اس جیسا کوئی بن کر نہیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃً للعالمین آیا



اے حبیبِ کردگار رحمتِ پروردگار
صاحبِ عزّ و وقار دو جہاں کے تاجدار

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

سرِ گروہِ انبیاء صدرِ بزمِ اتقیاء
سرورِ اہلِ صفا شافعِ روزِ جزا

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ ہیں اعلیٰ مقام آپ اماموں کے امام
آپ ہیں خیر الانام آپ کا عالم تمام

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ سرتاجِ بشر آپ شاہِ بحر و بر
آپ ہیں رشکِ قمر آپ ہیں انجمِ بکر

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ کے زیرِ قدم قیصر و دارا و جم
کیا عرب اور کیا عجم آج بھی ہیں سر بہ خم

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ مہدی اور مکین رحمتہ اللعالمین
صادق و طہٰ امین ہادی دینِ مبین

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ کا جیسا حسین کوئی دُنیا میں نہیں
آپ کی پیاری جبین مطلعِ نورِ مبین

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ ہیں پاکیزہ تن یاسمن رشکِ سمن
صاحبِ خلقِ حسن شاہِ شاہانِ زمن

آپ پر لاکھوں سلام

رات دن اور صبح و شام

خاتم پیغمبراں سرورِ اہلِ جہاں

صدرِ بزمِ قدسیاں مہربانِ عاصیاں

آپ پر لاکھوں سلام

رات دن اور صبح و شام

آپ پاکیزہ صفات پاک باز و عالی ذات

آپ رمزِ کائنات جانِ من جانِ حیات

آپ پر لاکھوں سلام

رات دن اور صبح و شام

آپ آنکھوں کا سرور آپ سرتاپا ہیں نور

آپ ہیں میرے حضور شافعِ یومِ النشور

آپ پر لاکھوں سلام

رات دن اور صبح و شام

آپ جانِ آرزو آپ دل کی جستجو
دو جہاں کی آبرو مہ جبین و ماہ رُو

آپ پر لاکھوں سلام

رات دن اور صبح و شام

آپ کے دَم سے نمود آپ کے دَم سے وجود

آپ کے دَم سے کشود آپ کے دَم سے شہود

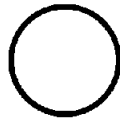
آپ پر لاکھوں سلام

رات دن اور صبح و شام



اے ہلال و بدر تو قابل ہے میرے پیار کے
تو نے دیکھا روئے انور کو مرے سرکار کے
اک جھلک سے روئے انور کی بنا تو ماہِ نو
نور بڑھتا ہی گیا دیدار سے ہر بار کے
کیا حسین دیدار تھا جس سے ہوا تو ماہتاب
چاندنی تجھ کو ملی صدقے میں اس دیدار کے
سارے عالم کو ملی ہے جو بھی دولتِ حُسن کی
یہ کرشمے ہیں جمالِ روئے پُر انوار کے
اس سراپا حُسن کی یادوں سے ہے سرشار دل
ہو تصدق سارا عالم اس دلِ سرشار کے
جو بھی ہو سرشار پیکرِ بادۂ عشقِ نبی
میکدہ کا میکدہ قربان اس مے خوار کے

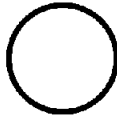
عشقِ محبوبِ خدا سے جو بھی دل بیدار ہو
عالم بیدار صدقے اس دل بیدار کے
ناز ہے ہم کو کہ ہے اک نسبتِ عشقِ آپ سے
گرچہ ہیں مارے ہوئے ہم ذلت و ادبار کے
جس میں آئی آپ کے دم سے بہار اندر بہار
ہم گل تر ہیں اسی اک گلشنِ بے خار کے



حضورِ پاک سے عشق و محبت ہے شعار اپنا
انھیں کے ہجر میں رہتا ہے ہر دم دل فگار اپنا
فدا ہونا مرا ہے کام ان کے چشم و ابرو پر
ادا ئیں ان کی لاکھوں ہر ادا پر دل نثار اپنا
وہ محبوبِ خدا ہیں اور وہ ہیں رحمتِ عالم
وہی آقا ہیں میرے اور خدا پروردگار اپنا
محبت میں انھیں کے ہر نفس رہتا ہوں دیوانہ
انھیں کے عشق میں ہے جیب و دامن تارتا رہتا اپنا
انھیں کے چاہنے والوں میں اپنے کو سمجھتا ہوں
انھیں کے عاشقوں میں ہوتا رہتا ہے شمار اپنا

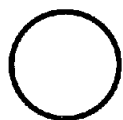
انھیں عشق سے آباد میرا خانہ دل ہے
 یہی ہے شادمانی جس سے ہے دل ہم کنار اپنا
 وہ مل جائیں تو فرشِ راہ کردوں اپنی آنکھوں کو
 یہی اک آرزو رکھتا ہے دل لیل و نہار اپنا
 انھیں کے عشق میں شام و سحر، غلطاں رہوں ہر دم
 اسی میں ہے سکون اپنا اسی میں ہے قرار اپنا
 نبوت ختم ہے ان پر، نبی ہیں وہ قیامت تک
 غلامی پر ہے ان کی منحصر عزّ و وقار اپنا
 اگر چاہے مرا اللہ پہنچوں ان کی خدمت میں
 دکھاؤں ان کو بالآخر، میں دل زار و نزار اپنا
 کروں جب عرض خدمت میں مرے آقا مرے آقا
 تو فرمائیں کہ یہ بھی ہے غلام خاکسار اپنا
 الہی ختم فرما دے، فراق و ہجر کی گھڑیاں
 گذرتا جا رہا ہے حد سے ہائے انتظار اپنا
 تمنا ہے انھیں کے پاک قدموں پر میں دم توڑوں
 بنے مدفن بقیع پاک میں زیرِ جدار اپنا

نظر میری پڑا کرتی ہے طیبہ جانے والے پر
 قدم اٹھتا ہے ہر دم اس طرف مستانہ وار اپنا
 اسی کے خاک کے ذرے مری آنکھوں کے تارے ہیں
 اسی کی سر زمیں ہے گلستان نو بہار اپنا
 مرے ہیں جسم و جاں گھر میں، مراد دل ساکن طیبہ
 وہاں کے ذرہ ذرہ پر فدا جاں دل نثار اپنا
 کسی صورت میں پہنچوں دل بہت ہے بے قرار اپنا
 دیار پاک طیبہ ہے حقیقت میں دیار اپنا



مسلمان ہم ہیں گلہائے گلستانِ محمدؐ ہیں
خدا کے نام لیوا ہیں غلامانِ محمدؐ ہیں
زہے قسمت دل و جاں سے فدایانِ محمدؐ
زبانِ گلفشاں سے ہم ثنا خوانِ محمدؐ ہیں
کیا کرتے ہیں روشن، ہر نفسِ ظلمت کدے دل کے
لیے ہاتھوں میں اپنے شمعِ عرفانِ محمدؐ ہیں
نہیں احسان ہم پر اس جہاں کے رہنے والوں کا
خوشا قسمت کہ ہم ممنون احسانِ محمدؐ ہیں

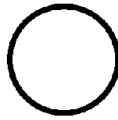
بچائے گا ہمیں اللہ کفر و شرک و بدعت سے
کہ ہم دربانِ خوش کردارِ ایوانِ محمدؐ ہیں



وہ سرورِ دو عالم وہ رحمت مجسم
وہ فخرِ وُلدِ آدم حضرت رسول اکرمؐ
محبوب ہیں خدا کے ان پر فدا دو عالم
وہ بے کسوں کے والی وہ بے بسوں کے ہمد
ہر جنبشِ لب ان کی زخمی دلوں کا مرہم
وہ ابر ہیں کرم کے وہ پیار کی ہیں شبنم
آتی ہے یاد ان کی ہوتا ہے دُور ہر غم
لب پر ہے نام نامی دل میں ہے عشق پیہم
فرمائیں جو وہ حق ہے باقی جو ہے، وہ مبہم

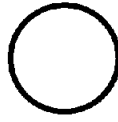
ان پر درود پیہم

ان پر سلام ہر دم



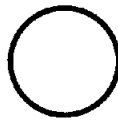
نبی کے عشق میں مضمحل سکونِ دل کا سماں ہے
محبت اُن سے کرنا جان و دل سے عینِ ایماں ہے
وہی ہیں رحمتِ عالم، وہی ہیں محسنِ عالم
تصدّق ان پہ دل میرا، فدا ان پر مری جاں ہے
محمدؐ نام ہے اُن کا درود ان پر سلام اُن پر
انہیں کی ذاتِ عالی میرے جان و دل کی سلطان ہے
وہ محبوبِ خدا ہیں، اور امامِ الانبیاء ہیں وہ
انہیں کا سارے عالم پر کرم ہے، اور احساں ہے
وہ مومن ہے جسے ایمان ہو اُن کی رسالت پر
محبت اُن سے جس کو ہے، وہی اصلاً مسلمان ہے
انہیں کی ذاتِ پاکیزہ ہے فخرِ نوعِ انسانی
انہیں کی ذاتِ عالی شاہِ دیں، ختمِ رسولان ہے

انھیں کی خاکِ پاے پاک کا ہر ذرّہ تاباں
 بلا شک نازشِ دُرِّ یمن لعلِ بدخشاں ہے
 انھیں کی زلف کی خوشبو پہ ہے مُشکِ حُتَنِ قرباں
 جبینِ پاک و روشن پر تصدّقِ ماہِ تاباں ہے
 انھیں کے پیارے سے ملا ہے آبِ موتی کو
 جمال و حُسنِ گوہر کا فدائے حُسنِ دنداں ہے
 تبسم سے انھیں کے غنچہٴ و گلِ مُسکراتے ہیں
 انھیں کا روئے انورِ مطلعِ مہرِ درخشاں ہے
 جو اُن کے ذکر سے معمور ہے وہ دل ہے پاکیزہ
 مُبارک ہے زباں جو مدح میں اُن کی گل افشاں ہے
 زباں گستاخ ہو جس شخص کی بھی شانِ عالی میں
 وہ اپنے دور کا بو جہل ہے بولہب و ہاماں ہے
 فدا ان پر کرے جو دل، وہی ہے صاحبِ ایماں
 انھیں جو دل نہ دے وہ دشمنِ دیں دشمنِ جاں ہے
 مجھے محبوب ہے ہر فرد، اس دربارِ عالی کا
 مری آنکھوں کا تارا ہے جو اُن کے درکا درباں ہے



وہ حضور پاک وہ خیر البشر خیر الانام
ہم خدا کے نام کے بعد آپ کا لیتے ہیں نام
آپ ہیں ختم رسولاں، سرگروہ انبیاء
آپ ہیں عالم کے آقا، آپ کا عالم غلام
آپ ہیں شاہِ جہاں، شاہِ دلاں شاہِ زمن
آپ کے دم سے مد و سال و شب و دن صبح و شام
آپ کا پیارا تبسم، غنچہ و گل کا نکھار
آپ کا روئے منور نازش ماہ تمام
آپ کی ہر ہر ادا بیکل دلوں کی ہے بہار
آپ کا دلکش ترنم آپ کا شیریں کلام
آپ کے دم سے ہوا ہر کم نظر، عالی نظر
آپ کے دم سے ہوا ناشاد ہر دلشاد کام

دم قدم سے آپ کے ٹوٹا طلسم بولہب
 مصطفائی آپ کے دم سے ہوئی عالم میں عام
 آپ سے راحت ملی ہر بیکس و مظلوم کو
 آپ کے دم سے ملا عورت کو عزت کا مقام
 رحمتِ عالم بنا کر آپ کو بھیجا گیا
 آپ کے ہیں ماہِ رُو آپ کے ہیں مشکِ فام
 آپ ہیں نورِ سراپا، آپ ہیں خُلقِ عظیم
 آپ ہیں حسنِ مجسم آپ ہیں رحمتِ تمام
 آپ نے ہم کو دکھائی راہِ حق راہِ نجات
 آپ نے ہم کو بتایا، ہے حلال و کیا حرام
 اللہ اللہ آپ کا رتبہ شبِ معراج میں
 انبیاء ہیں مقتدی، اور آپ ہیں ان کے امام
 آپ کا جانا خدا کے پاس عرشِ پاک تک
 بن کے محبوب و مقرب رازدار نہ کلام
 آپ کی امت کو فرمایا گیا خیر الامم
 آپ کی امت کو بخشا ہے خدا نے یہ مقام
 ہیں محمد اور احمد آپ کے پاکیزہ نام
 آپ پر لاکھوں درود اور آپ پر لاکھوں سلام



گلشنِ طیبہ کی صبحِ مشکبار
وہ گلے کا حسن دل کش نور بار
سر بسجدہ ہونے والوں کی قطار
سر جھکائے، دل کو تھامے، اشکبار
وہ سلاموں کی بہار اندر بہار
اُڑ کے پہنچوں اپنے آقا کے دیار
جب قریب آئے مدینہ کا حصار
نعت پڑھتا جھومتا مستانہ وار
ہوں نگاہیں پست و آنکھیں اشکبار
میں کروں عرض اے حبیبِ کردگار
السلام اے مرسلِ پروردگار
السلام اے وجہِ تسکین و قرار

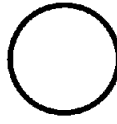
آ رہی ہے یاد مجھ کو بار بار
سبز گنبد کا جمال ولفروز
روضہ جنت وہ محرابِ النبیؐ
حاضری آقا کے درِ خدام کی
روضہ اطہر پہ ہر دم صبح و شام
کاش مجھ میں طاقتِ پرواز ہو
چھوڑ دو اپنے دل بے تاب کو
میں چلوں چل کر تھموں تھم کر چلوں
روضہ اقدس پہ ہو جب حاضری
تھام کر پردے حریمِ خاص کے
السلام اے رحمۃ للعالمین
السلام اے راحتِ قلب و نظر

السلام اے بے کسوں کے غم گسار
 ہوں ذلیل و کم نظر، بے اعتبار
 ہوں غلام بے نوا و خاکسار
 آپ ہی کے عشق کا ہوں بادہ خوار
 آفتاب شوق و جانِ انتظار
 مل گئی مجھ کو حیاتِ نو بہار
 ہم کلامی کا ملا جو افتخار
 حسرتیں دل کی نکالوں بار بار
 اُس طرف ہو نور و رحمت کی پھوار
 اُس طرف ہواک تبسمِ نو بہار
 کم نہ ہوں آخر تک، اشکوں کے تار
 کر کے اپنے جیب و دامن تار تار
 رات دن شام و سحر دیوانہ وار
 جان دے دوں آپ پر پروانہ وار
 خاک کا پیوند ہوں زیرِ جدار
 ہوگا میرا خوش نصیبوں میں شمار

السلام اے محسنِ انسانیت
 حاضری کے گرچہ لائق نہیں
 ہے مگر خالص نسبت آپ سے
 آپ کی اُلفت میں، میں دیوانہ ہوں
 آپ ہیں میری نگاہِ مست میں
 آپ کے در پر جو میں حاضر ہوا
 خوبیِ قسمت پہ مجھ کو ناز ہے
 خوب دل بھر کے سناؤں حالِ دل
 بارشِ عرقِ ندامتِ اس طرف
 اس طرف ہو عشقِ مستی درد و سوز
 دیر تک کہتا رہوں، روتا رہوں
 آبلہ پا آپ کی گلیوں میں پھر
 نام لے لے کر خدا کا میں پھروں
 آپ کے قدموں پہ میں دم توڑ دوں
 ایک گوشہ میں بقیعِ پاک کے
 پھر نصیباً جاگ جائے گا میرا

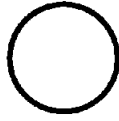
ہاں اسی صورت میں پھر آجائے گا

عمر بھر کی بے قراری کو قرار



ہم دل و جاں سے ہیں فدائے نبیؐ
ہے لبوں پر ہمارے ثنائے نبیؐ
ہے نگاہِ کرم درِ دل کی دوا
بے حقیقت ہے شمس و قمر کی ضیا
کفر و باطل کا جس دم اندھیرا ہوا
راہیں دُنیا میں جتنی ہیں باطل ہیں وہ
وہ رسولِ خدا خاتم الانبیاءؐ
ہے مگر مفتری اور کذاب ہے
ہم اٹھائے ہوئے ہیں لوائے نبیؐ
ہے دلوں میں ہمارے رضائے نبیؐ
سُرمہٗ چشم ہے خاکِ پائے نبیؐ
درحقیقت ضیا ہے ضیائے نبیؐ
شمعِ حق لے کے تشریف لائے نبیؐ
راہِ حق ہے وہی، جو دکھائے نبیؐ
حق پہ تھے ان سے پہلے جو آئے نبیؐ
بعد میں ان کے جو بن کے آئے نبیؐ

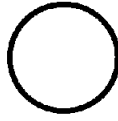
جس کی مدحِ نبیؐ میں زباں تر رہے
ہے وہی شاعرِ خوش نوائے نبیؐ



آپ خیر الانام	آپ سب کے امام
آپ ختم الرسل	آپ عالی مقام
آپ کا لطف خاص	آپ کا فیض عام
آپ پاکیزہ دل	آپ شیریں کلام
آپ مہر مہین	آپ ماہ تمام
آپ شاہ جہاں	آپ کے خاص و عام
آپ کے خوب روز	آپ کے مشک فام
آپ کے روز و شب	آپ کے صبح و شام
آپ سب کے حضور	آپ کے سب غلام

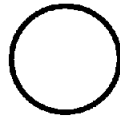
آپ پر ہوں درود

آپ پر ہوں سلام



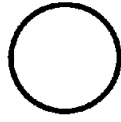
ذاتِ عالی صفات	سرورِ	کائنات
خاتم الانبیاء	صاحبِ	معجزات
پاک رو پاک تن	پاک دل پاک ذات	
خوش نوا، خوش ادا	خوش نظر، خوش صفات	
خوب سے خوب تر	آپ کی بات بات	
آپ کے حُسن کی	حسن عالم زکات	
آپ کے خُلق سے	کھائی دشمن نے مات	
جس کی جانب ہوئی	آپ کی التفات	
ہر غم و فکر سے	اس نے پائی نجات	
آپ کو دیکھ کر	جھوم اٹھی کائنات	
مُسکرائی	ہوگئی ختم رات	

آپ کا نام ہے ہر طرف شش جہات
آپ نور و سرور آپ جانِ حیات
شرک رسوا ہوا ٹوٹے لات و منات
آپ پر ہر نفس
ہوں سلام و صلوة



عاشق ہوں دل و جاں سے رسولِ عربیؐ کا
ملکِ مدنی ہاشمیؐ و مُطہیؐ کا
اے پاک نبیؐ تیری نظرِ نورِ سحر ہے
کافور ہوا جس سے فسوں تیرہ شعی کا
آنکھوں میں سبھی کے ہے ترا حسنِ سراپا
ہے ذکرِ زبانوں پر تری خوش لقمی کا
دُنیا میں ترے نام کا شہرہ ہے ہر اک سمت
ہر ایک ہے شاہد تری عالیٰ نسبی کا
ہر ذرہ تری خاکِ کفِ پا کا، گُہر ہے
آقا ہے تو ہی ہر عجمی کا عربی کا

کرتا ہوں تری ذات پہ میں جان کو قرباں
 ہے تجھ پہ فدا دل مری امی و اُبی کا
 مل جائے مجھے کوثر و تسنیم کا ساغر
 ساقی سے تقاضا ہے مری تشنہ لبی کا
 ہے تو ہی طیبِ دل بیمار و ہراساں
 آیا ہوں لیے شوق میں درماں طلبی کا
 ملتا ہے ترے در پہ بلالِ حبشیٰ کو
 کیا کام ترے در پہ کسی بولہسی کا
 گستاخِ زباں، جو بھی ہو خاموش رہے
 ہونا س تری شان میں ہر بے ادبی کا
 مسکن ہے ترا پاک سے پاکیزہ مدینہ
 کیا کہنا ہے اس شہر کی شیریں رطبی کا
 جس شہر کا ہر غنچہ و گل رشکِ چمن ہے
 ہے درجہ بلند اس کے زن و مرد و صبی کا

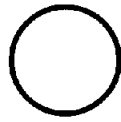


سارا جہاں تھا نور سے خالی
گہرا سمندر موجیں بلا کی
بھیجا خدا نے ایک نبیؐ کو
نامِ محمدؐ کتنا پیارا
حسنِ سراپا خلقِ مجتسم
چاند بھی دم بھرتا نہ لائے
جان کا دشمن پھر بھی محبت
قتل جو کرنے آپ کو آیا
فرش سے پہنچا عرش تک وہ
آپ کی جس میں ہونہ محبت
نعت نبیؐ مست و شاداں

کفر کی شب تھی کالی کالی
ایک تھی کشتی ڈوبنے والی
ڈوبتی کشتی جس نے نکالی
ذاتِ گرامی، کتنی عالی
اپنے پرائے سب کے والی
روئے مبارک کتنا جمالی
جس نے ستایا اس نے دُعالی
سامنے پہنچا آنکھ جھکالی
جس پہ اک آپؐ نے ڈالی
دل ہے وہ ایمان سے خالی
پتہ پتہ ڈالی ڈالی

کوئی حقیقی کوئی خیالی	اپنی اپنی سب کی نظر ہے
میری نظر میں نور کی جالی	تیری نظر میں شیش محل ہے
گلشن طیبہ خاک عوآلی	خلد نظر ہے میری نظر میں
اس نے قسمت اپنی جگالی	جس کا وطن بن جائے مدینہ
مالک رحماں برتر و عالی	خالق عشق و مہر و محبت

صدقہ کرم کا تیرے خدایا
مجھ کو عطا کر عشق بلائی



محمدؐ افضل و برتر، درود ان پر سلام ان پر
خدا کی رحمتیں جن پر، درود ان پر سلام ان پر
وہ سرکار دو عالم ہیں، وہ فخر و ولدِ آدم ہیں
فدا ان پر مہ و اختر، درود ان پر سلام ان پر
دکھائی راہ حق ہم کو بچایا راہ باطل سے
ہے احساں ان کا ہم سب پر، درود ان پر سلام ان پر
بلاشک ان کے قدموں میں ہے تختِ قیصر و کسریٰ
مگر ہے خاک کا بستر، درود ان پر سلام ان پر
انہیں پر تکیہ کرتے ہیں، غریب و بے کس و بے بس
کہ ہیں وہ رحمت داور، درود ان پر سلام ان پر
یتیموں کے وہ والی ہیں، غلاموں کے وہ مولیٰ ہیں
ہیں ان کے اصغر و اکبر، درود ان پر سلام ان پر

نہیں کوئی نبی بعد ان کے آئے گا قیامت تک
 نبوت ختم ہے ان پر، درود ان پر سلام ان پر
 مقیم طابۃ و طیبه مکین گنبد خضراء
 ذقین روضۃ اطہر، درود ان پر سلام ان پر
 نہیں دیکھا کسی نے آج تک ان ساحسین کوئی
 ہے رشک مہ روئے انور، درود ان پر سلام ان پر
 ہم ایسے تشنہ کاموں کو مبارک ہو مبارک ہو
 کہ ہیں وہ ساقی کوثر، درود ان پر سلام ان پر
 خطاؤں پر پکڑ، لیکن خطا کاروں کے حامی ہیں
 وہی ہیں شافع محشر، درود ان پر سلام ان پر
 زبانوں پر ہر اک مخلوق کی آدم سے محشر تک
 مسلسل رات بھر دن بھر، درود ان پر سلام پر

متفرقات

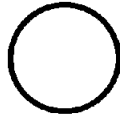


ہے زمینوں کا نور آسمانوں کا نور
تیرا بخشا ہوا ہے ستاروں کا نور
دین و دنیا کا بخشا ہے تو نے شعور
شکر احسان تیرا ہے رب شکور
عرض لایا ہوں میں ایک تیرے حضور
صاحبِ عزم و ہمت شکور و صبور
جن کا دیدار ہے میری آنکھوں کا نور
جو بصارت میں ہو نقص کر اس کو دور
زندگی بھر نہ آئے کبھی بھی فتور
کر عطا دیدہ و دل کو نور و سرور
تو ز میں پر اندھیرے کو کرتا ہے دور
بن گیا کیا سے کیا تیرے جلوے سے طور
کر عطا قلب و سمع و بصر کو تو نور

اے خدا تو ہے سارے جہانوں کا نور
چاند سورج کو تو نے ہی دی روشنی
چشمِ بینا عطا کی ہے تو نے مجھے
جو ملا ہم کو تیرے کرم سے ملا
یا جزیل العطا یا مجیب الدعاء
محترم میرے ماموں علی بوالحسن
ہے نظر جن کی میرے لیے جانِ جاں
روشنی ان کی آنکھوں کی تابندہ کر
دے جلا پر جلا ان کی آنکھوں کو تو
جسم کو ہر طرح کی توانائی دے
تو ہی اللہ نور السموات ہے
جس پہ جلوہ ہوا تیرا روشن ہوا
نور ہی نور دے تو شمال و جنوب

کہہ رہے ہیں دُعا سن کے آمین سب
مستجاب اب دُعا ہوگی تیری ضرور

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی نے کچھ عرصہ قبل آنکھ کو آپریشن کرایا تھا، یہ اشعار اسی موقع پر کہے گئے۔

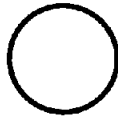


وہ دلوں کی انجمن کے ہوں امیر انجمن

اے خدا ذوالمنن اے شاہ شاہانِ زمن
ہیں ترے صحرا و بن کوہ و دمن سرو و سمن
میرے ماموں جی ہیں مولانا علی بوالحسن
گلشنِ دل کے ہمارے برگ و بوئے صدچمن
ان کے حق میں کر رہا ہوں آج تجھ سے اکِ دُعا
گر قبول افتد زہے عزو شرفِ خلاقِ من
ان کے علم و فضل میں تو خیر و برکت کر عطا
وہ رہیں ہم پر الہی دیر تک سایہ فگن

میرے مالک کر انھیں منجملہ خاصانِ حق
 کر عطا ان کو خدایا مردِ حق کا بائکلین
 دے کمال معرفت تو کر عطا قرب و رضا
 دے کے خاص الخاص ان کو نسبتِ شاہِ زمن
 اپنے لطفِ خاص سے یارب و دیت کر انھیں
 صدقِ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ خلقِ حسن
 آل و اصحابِ نبی کا کر انھیں تو جانشین
 ان کو پہنا اولیا و اصفیا کا پیرہن
 ان کو اس دورِ خزاں میں شبلی و عطار کر
 وہ دلوں کی انجمن کے ہوں امیرِ انجمن
 وہ رہِ حضرت مجدد الفِ ثانی پر چلیں
 وہ کریں اظہارِ حق کا باندھ کر سر سے کفن
 دے نیابت ان کو تو شاہِ ولی اللہ کی
 فضلِ رحماں کی مبارک راہ پر ہوں گامزن
 چشمہٴ صافی سے ان کے اک جہاں سیراب ہو
 ہند سے تا کاشغر اور از مراکش تا یمن

ڈال دیں وہ ذرّہ خاکی پر گر اپنی نگاہ
 تیری قدرت سے بنے وہ ذرّہ پھر لعلِ یمن
 لب کشائی جب کریں تو ہوزباں گو ہر فشاں
 کردیں وارفتہ زمانہ کو علی شیریں سخن
 ان سے ہو قائم جہاں میں پھر سے شوکتِ دین کی
 گونج اٹھیں ان کی اذانِ حق سے پھر کوہِ ودمن
 ان کی پھونکوں سے بجھے یارب شرابِ بولہب
 ہر نفس ہو عامِ دینِ مصطفائی کا چلن
 توڑ کر رکھ دے طلسمِ سامری ان کی نظر
 خاک میں مل جائے فرعون کا سارا فن
 ان کو عزم و حوصلہ دے اور بلند اقبال کر
 ان سے پائے زندگی اسلام کا عہدِ کہن
 ان کو یارب شعر درج ذیل کا مصداق کر
 از طفیلِ خاتمِ پیغمبراں شاہِ زمن
 در کفِ جامِ شریعت بر کفِ سندانِ عشق
 ہر ہوسنا کے نداند جام و سنداں باختن



ترانہ ندوہ

ہم نازشِ ملک وملت ہیں، ہم سے ہے درخشاںِ صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن
ہم مستِ نگاہِ ساقی ہیں، ہم بادہ کشِ صہبائے حرم
ہم نعمۂ اہلِ قلب و زباں، ہم ذہنِ رسائے اہلِ قلم
ہم عزمِ جواں، ہر لمحہ دواں، رکھتے ہیں ہمیشہ آگے قدم
ہم آبِ گہر، ہم نورِ سحر، ہم بادِ بہاری ابرِ کرم
ہم نازشِ ملک وملت ہیں، ہم سے ہے درخشاںِ صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن

جس بزم کے ہیں ہم تخت نشیں، وہ بزم ہے بزمِ عرفانی
 اس بزم کی ہے ہر صبحِ حسیں، ہر شام ہے اس کی نورانی
 یہ بزم ہے اُن شاہینوں کی فطرت میں ہے جن کے سُلطانی
 یہ قلب و نظر کی دُنیا ہے، ہر نقش ہے اس کا لافانی

ہم نازشِ ملک و مِلّت ہیں، ہم سے ہے درخشاںِ صبحِ وطن

ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلُقِ حسن

گنجینہٴ فضلِ رحمانی، وہ جس نے بلندِ اسلام کیا

دانشِ کدہٴ شبلیؑ جس نے، پھر ذوقِ سخن کو عام کیا

وہ بزمِ سلیمانیؑ، جس نے تحقیق و نظر کا کام کیا

انفاسِ علیؑ نے روشن پھر ندوے کا جہاں کا نام کیا

ہم نازشِ ملک و مِلّت ہیں، ہم سے ہے درخشاںِ صبحِ وطن

ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلُقِ حسن

۱ شاہِ فضلِ رحمن گنج مراد آبادی، ضلع اناؤ

۲ علامہ شبلی نعمانی

۳ علامہ سید سلیمان ندوی

۴ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

وہ شمع یہاں پر جلتی ہے جس شمع سے دُنیا روشن ہے
وہ پھول یہاں پر کھلتا ہے، جس پھول سے گلشن گلشن ہے
یہ اہلِ وفا کا مرکز ہے، یہ اہلِ صفا کا مخزن ہے
شہباز یہاں پر پلتے ہیں، یہ لعل و گہر کا معدن ہے
ہم نازشِ ملک و ملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن
یہ اہلِ جنوں کی بستی ہے، یہ اہلِ خرد کا گہوارہ
ہر چیز یہاں کی شہ پارہ، ہر فرد یہاں کا ستارہ
یاں نور کی بارش ہوتی ہے، یاں علم کا بہتا ہے دھارا
ہر قطرہ یہاں کا موتی ہے، ہر ذرہ یہاں کا مہ پارا
ہم نازشِ ملک و ملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن
جو ساز یہاں پر چھڑتا ہے، کہتے ہیں حرم کا ساز ہے وہ
سینوں میں ہے جو بھی راز یہاں دراصلِ حجازی راز ہے وہ
جو گونجتی ہے آواز یہاں، جادو☆ سے بھری آواز ہے وہ
جو دل نہ کھنچے اس کی جانب، بے سوز ہے وہ بے ساز ہے وہ
ہم نازشِ ملک و ملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن

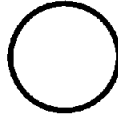
☆ ایماں سے بھری آواز
نوٹ: ”جادو سے بھری آواز“ میں یقین کے بجائے ایہام ہے اور ”جادو“ کسی طرح مستحسن نہیں ہے۔

اس بزم کے ہم نے جام پئے، اس بزم کے ہم میخوار بنے
 اس بزم میں ہم بیدار ہوئے، اس بزم میں ہم ہشیار بنے
 اس بزم میں ہم غمگین بنے، بے باک بنے، خوددار بنے
 اسلام کے حق میں ڈھال بنے، باطل کے لیے تلوار بنے

ہم نازشِ ملک وملت ہیں، ہم سے ہے درختاںِ صبحِ وطن
 ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن

اس بزم کی برکت سے بخشتا، فطرت نے پر پرواز ہمیں
 چلتے ہیں ہوا کے دوش پہ ہم، کہتا ہے ہر اک شہباز ہمیں
 خود بڑھ کے بناتی ہے فطرت، ہمراز ہمیں، دمساز ہمیں
 اللہ نے اپنے فضل و کرم سے بخشتا یہ اعجاز ہمیں

ہم نازشِ ملک وملت ہیں، ہم سے ہے درختاںِ صبحِ وطن
 ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حُسنِ عمل، ہم خُلقِ حسن



میں تیری محبت کی سدا جوت جگاؤں

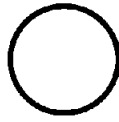
یارب تو ہی داتا ہے جو مانگوں وہی پاؤں
ہو جس میں تو ہی تو وہ مجھے قلب و نظر دے
جو روئے ترے ڈر سے وہی دیدہ تر دے
بھر دل کو مرے اپنی محبت سے خدایا
ہر لحظہ کروں ذکر ترا اپنی زباں سے
حاصل ہو سکوں تادم آخردل و جاں کو
لبریز ہو اسلام کی عظمت سے مرادل
دے دولتِ انمول مجھے علم و عمل کی

آیا ہوں ترے در پہ تو محروم نہ جاؤں
دے سروہ مجھے جس کو ترے در پہ جھکاؤں
خود روؤں تے خوف سے اوروں کو رلاؤں
میں لو جو لگاؤں تو سدا تجھ سے لگاؤں
لے لے کے ترے نام کو میں لطف اٹھاؤں
یارب تری رحمت سے کوئی غم نہ اٹھاؤں
تا مرگ میں اسلام کو سینے سے لگاؤں
اس دولتِ انمول کو عالم پہ لٹاؤں

کر مجھ کو عطا ملت بیضا کی امامت
 دے نور شریعت دے مجھے عشقِ جگر سوز
 مالک دے محبت تو مجھے شاہِ امم کی
 اس دور کے ظلمت کدہ بولہبی میں
 میں بن کے ابو بکرؓ ہوں حق کا نگہباں
 دے مجھ کو دل رومی و سمنانی و شبلی
 کر مجھ کو عطا شیخِ مجدد کی عزیمت
 دے سید احمد کی مجھے دینی حمیت
 یارب تو مجھے گرم دل و گرم نفس کر
 ہر گمرہ و بے راہ کو میں راہ دکھاؤں
 میں شیشہ و آہن کو بہم کر کے دکھاؤں
 جو خاکِ کفِ پاملے آنکھوں سے لگاؤں
 ہر ایک قدمِ مصطفویٰ شمعِ جلاؤں
 میں بن کے علیؓ خرمینِ باطل کو جلاؤں
 ہر لمحہ تری یاد سے میں دل کو بساؤں
 اکبر کے ہر اک فتنہ حاضر کو مٹاؤں
 میں حق کی بلندی کے لیے جان کھپاؤں
 میں تیری محبت کی سدا جوت جگاؤں

جب تک کہ رہوں زندہ ترا بن کے رہوں میں

تری ہی رضالے کے ترے پاس میں آؤں



وداعِ رمضان

رحمتِ حق آئی قسمت در چلے
نعمتوں سے گود بھرنے خوش نصیب
واہوئے در بزمِ رحمت کے تمام
گلشنِ رحمت کی ہر دم سیر کی
رہ گئے محروم ہم ہی کم نصیب
”شمع کی مانند اس کی بزم میں
قدرِ نعمت کی نہ کچھ ہم کر سکے
ہائے رے حسرتِ نصیبی وائے غم
نورِ سمٹا چاندنی پھینکی پڑی

سجدہ ریزی کو خدا کے گھر چلے
زاہدانِ باصفا بڑھ کر چلے
اہلِ درد و سوز کھچ کھچ کر چلے
اپنے دامن کو گلوں سے بھر چلے
جھاڑ کر دامن کو اپنے گھر چلے
چشمِ تر آئے تھے دامن تر چلے“
بوجھِ عصیاں کا لیے سر پر چلے
”کس لیے آئے تھے اور کیا کر چلے“
سر چھپانے کو مہِ اختر چلے

ماہِ رحمت کے شب و روز و سحر
 تم سے ملتی تھی دلوں کو تازگی
 الفراق اے ماہِ رمضاں الفراق
 آئے رحمت کو لیے ہر سال تو
 ایک جھونکا تیری رحمت کا ادھر
 ہوں نہ ہوں یہ لطفِ دن پھر نصیب
 اور بھی، کچھ اور بھی، کچھ اور بھی
 ہر طرف تم نور برسا کر چلے
 تم چلے ارمان سارے مر چلے
 زخمِ دل پر کیا لگے نشتر چلے
 تیری رحمت کی ہوا گھر گھر چلے
 بہرِ الطاف اے کرم گستر چلے
 اور دَورِ بادۂ کوثر چلے
 جانے کب در بند ساقی کر چلے

”ساقیا اب لگ رہا ہے چلا چلاؤ
 جب تلک بس چل سکے ساغر چلے“



ایک زائرِ حرم سے

۱۹۶۳ء میں اللہ تعالیٰ نے برادرِ عزیز مولوی محمد رابع ندوی کو زیارتِ حرمین کی سعادت نصیب فرمائی تھی، مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران ان کو یہ نظم ارسال کی گئی تھی۔
(یہ عبارت خود مولانا نے تحریر فرمائی تھی)

بعد از سلام میرا تم کو پیام پہنچے
قابل ہے رشک کے جو تم کو ملی سعادت
بس میں نہیں کسی کے، اللہ کا کرم ہے
مینہ کی طرح برستی ہے صبح و شام رحمت
بھولوں نہ عمر بھر میں احساں گر کرو تم
کعبہ کے پاس در پر عرفات میں منا میں
مروہ کی سیڑھیوں پر مسعیٰ میں رہ گزر پر
رکن یمانی چھو کر در پر کریم کے بھی

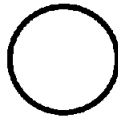
میرے عزیز بھائی تم کو سلام پہنچے
تم کو مبارک کعبہ کی ہو زیارت
جتنا بھی فخر تم کو محسوس ہو وہ کم ہے
اس وقت تم جہاں ہو وہ ہے مقامِ رحمت
ہے ایک کام تم سے میرا اگر کرو تم
مجھ کو بھی یاد رکھنا شام و سحر دعا میں
کوہِ صفا پہ چڑھ کر کعبہ ہو جب کہ رُخ پر
منبر کے سایہ میں بھی اندرِ حطیم کے بھی

رکن یمانی چھو کر در پر کریم کے بھی
 چل کر مطاف میں پھر رُک کر ہر اک قدم پر
 کعبہ کے پاک در پر سر کو تھکا کے کہنا
 اور رحمت و محبت بے کیف و کم کا صدقہ
 ایک اور مضطرب ہے جو بتلائے غم ہے
 دُنیا سے دل ہٹا کر اپنا ہی تو بنا لے
 میری طرف سے بھی تم دو چار بار پینا
 آنسو جو چند نکلیں نذر غلاف کرنا
 قلب و زباں میں پیدا جب درد و سوز ہوگا
 پہلو بدل رہے ہو مہوت سے کھڑے ہو
 ایسی جھڑی لگی ہو بھادوں ہو یا کہ ساون
 جب رحم آئے سب پر بے ساختہ خدا کو
 قلب و نظر پہ طاری کیف و سرور ہوگا
 ذکر و دُعا سے اللہ مجھ کو بھی شاد رکھنا
 اپنا بنا کے تم کو دونوں جہاں میں رکھے

منبر کے سایہ میں بھی اندر حطیم کے بھی
 دیوار سے لگا کر سینے کو ملتزم پر
 پردہ سے تم لپٹ کر آنسو بہا کے کہنا
 بیت عتیق کے رب اپنے کرم کا صدقہ
 تو نے مجھے بلایا تیرا بہت کرم ہے
 بے تاب ہو رہا ہے اس کو بھی تو بلا لے
 دن رات جا کے زمزم تم بار بار پینا
 اللہ میری جانب سے بھی طواف کرنا
 ہوگا نویں کو عرفہ، رحمت کا روز ہوگا
 تم بے قرار ہو کر سجدہ میں جب پڑے ہو
 اشکوں سے بھیگ جائیں جب حاجیوں کے دامن
 چیخوں سے اپنی حاجی تھڑا دیں جب فضا کو
 ہوگا وہ ایسا عالم ہر سمت نور ہوگا
 ایسے ہی پیارے عالم میں مجھ کو بھی یاد رکھنا
 اللہ تم کو ہر دم اپنی اماں میں رکھے

حج کا سفر تمہارا صد بار ہو مبارک

جانا بھی ہو مبارک آنا بھی ہو مبارک



ایک زائرِ حرم کے تاثرات

برادر عزیز مولوی سید محمد الحسنیؒ کو حج کی نعمت نصیب ہوئی، جب وہ حج سے واپس آئے تو اپنے

تاثرات بیان کیے، وہ تاثرات حسب ذیل اشعار میں بیان کیے جاتے ہیں۔

خدا کا کرم تھا کہ ہم دیکھ آئے	زہے بخت ہم بھی حرم دیکھ آئے
طواف اس کا ہم دم بہ دم دیکھ آئے	خوشا کعبہٴ محترم دیکھ آئے
در کعبہ و ملتزم دیکھ آئے	لپٹ کر اور آنکھوں سے آنسو بہا کر
انہیں دیدہٴ دل بہم دیکھ آئے	مقامِ ابراہیم اور سنگِ اسود
مطاف اور صحنِ حرم دیکھ آئے	صفا اور مروہِ حلیم اور زمزم
گھٹا رحمتِ حق کی ہم دیکھ آئے	کھڑے ہو کے میزابِ رحمت کے نیچے
خدا کا کرم ہر قدم دیکھ آئے	امنٹی اور مُزدلفہ عرفات جا کر

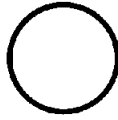
مولانا محمد تقی صاحب

۱

خدا کے حضور اہل ہوش و خرد کو
 مدینہ کی پاکیزہ گلیوں میں پھر کر
 بقیع و اُحد کے مقابر مشاہد
 وہ منبر سے تاروضہ جنت کی کیاری
 لبوں پر درود و سلام مسلسل
 بیان کر نہیں سکتے کیفیت اُس کی
 چشمِ تر و سر بہ خُم دیکھ آئے
 مدینہ کے اہل کرم دیکھ آئے
 انھیں جا کے باچشمِ نم دیکھ آئے
 اسے دیکھا گویا، ارم دیکھ آئے
 حضورِ شفیع الامم دیکھ آئے
 مواجہ پہ جا کر جو ہم دیکھ آئے

دیارِ حرم الغرض ہم پہنچ کر
 خدا کا کرم ہی کرم دیکھ آئے

جسے کہتے ہیں کیف و مستی کا عالم
 وہ عالم خدا کی قسم دیکھ آئے



محمد الحسنی - سراپا جمال و کمال

عندلیب چمن قوم کے نونہال
نازشِ خاندان اپنی بہنوں کے لال
جن پہ قرباں مرے جان و دل جاہ و مال
خندہ رو خندہ لب نیک شیریں مقال
خوش ادا، خوش نوا، خوش خیال و خصال
شیوہ خاص تھا ان کا، اخفائے حال
نیک لوگوں سے ان کا رہا اتصال
اپنے اسلاف کی ایک زندہ مثال

وہ جگر گوشہ اہل فضل و کمال
بازوئے بوالحسن جان عبدالعلی
میرے محبوب بھائی محمد میاں
نکتہ رس، خوش طبع، بردبار و حلیم
نیک خو، پاک رو، خوش دل و خوش نظر
صاحب خیر فیاض، مردِ خدا
صحبتِ بد سے تا مرگ محفوظ تھے
ناز اہل قلم علم دین کے چراغ

بے حقیقت تھا ان کی نگاہوں میں مال
 وہ تھے نا آشنا جدال و قتال
 ایک ساتھ خیال ایک سے تھے خصال
 ایک ہی تھا مزاج ایک ہی حال و قتال
 شرق ہو غرب ہو یا جنوب و شمال
 جن کی عظمت کے قائل ہیں اہل کمال
 جس میں ہے جشن ندوہ کا حسن و جمال
 منکشف اہل ہمت مشائخ کا حال
 معترف جس کے ہیں اہل فضل و کمال
 ترجمہ روڈ ٹو مکہ کا ہے بے مثال
 ترجمہ اس کا کر کے دکھایا کمال
 جو کہ ہے مظہر عشق حضرت بلال
 دور ہے آج کا دورِ قحط الرجال
 عمر پائی جنھوں نے چوالیس سال
 دی گئی ہر دوا کی گئی دیکھ بھال

مثل دادا کے اپنے تھے مرد غیور
 اپنے والد کے مانند تھے صلح کل
 وہ تھے اپنے پچا کے قدم بر قدم
 فکر بھی ایک تھی طرز بھی ایک تھا
 شہرہ ہر سو ہے ان کے مقالات کا
 وہ سوانح نگار محمد علی
 جن کی تصنیف ہے ”رؤنداد چمن“
 تذکرہ لکھ کے شاہ علم کا کیا
 ہے الاسلام الممختن وہ کتاب
 ہے کتاب ان کی طوفاں سے ساحل تک
 الْأَمَامَ الَّذِي لَمْ يُؤَفِّ حَقَّهُ
 نبی رحمت بھی ہے شاہکار قلم
 ایسے اہل قلم نوجواں اب کہاں
 وہ محمد میاں نیک دل نوجواں
 نو بجے دن ہوا ان کو دردِ شکم

شام تک جب نہ کچھ بھی افاقہ ہوا
گم ہوئیں سب کی عقلیں قضا آگئی
جان دی کرتے کرتے قلم کا جہاد
ان کی تعمیر ملت میں گزری حیات
اُن کا نقش قلم حق کی تلوار تھا
اُن کے جانے سے غم کی فضا چھا گئی
وہ جواں سال تھے نیک اعمال تھے
اس جواں موت سے سب ہی غم ناک ہیں
ہے کہاں وہ گہر اور کس حال میں
دیکھ کر دیدۂ تر کی بے چینیاں
میں بتاؤں تمہیں ہے کہاں وہ گہر
روضہ شاہِ علم میں وہ مدفون ہے
جمع ہیں آج جس مرکز نور میں
خوش ہوئے خوش سے خوشتر ہوئے کر کے حل

ہو کے مجبور پھر وہ گئے اسپتال
نوجے شب کو وہ کر گئے انتقال
اک طرف تیغ حق اک طرف حق کی ڈھال
انتقال ان کا ملت کا ہے انتقال
کانپتا تھا شکوہ کمال و جمال
ہور ہا ہے ہر اک ان کے غم سے نڈھال
قابلِ رشک تھا اُن کا ماضی و حال
کیا عرب کیا عجم ہیں اسیر ملال
دیدۂ تر کا دل سے یہی ہے سوال
اس سے بولاد لہ صاحب کشف و حال
کس مکاں میں مکیں ہے وہ گودڑ کا لال
ہور ہا ہے خلف کا سلف سے وصال
مہر و بدر و کواکب نجوم و ہلال
دو فرشتوں نے آ کر کیے جو سوال

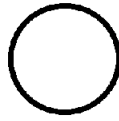
نَمَّ كَنُومِ العَدْوَسِ اے حمیدہ خصال
 بولا رضوان پھر یا حبیبی تعال
 ہو گئے داخلِ خلد ہو کر نہال
 ہے تصور سے بالا تر اس کا جمال
 اور ان سے سوا نعمتیں بے مثال
 مغفرت ان کی کردی گئی بال بال
 چلتے پھرتے ہیں وہ کیف و مستی کی چال
 فکر ہے فکر در اصل فکرِ مآل
 لحظہ لحظہ رہے آخرت کا خیال
 کیوں ہو وہ جانے والے غم میں نڈھال
 قید دُنیا میں رہنا ہے اس پر وبال
 بخشے سب کو رضا بالقضا کا کمال
 اپنی رحمت سے کر دُور ان کا ملال
 ان کے بھائی عزیز ان کے اہل و عیال
 تیسرے خورد سال ان کے بیٹے بلال

اُن سے رخصت ہوئے کہہ کے منکر نکیر
 روح سوئے جناں مست ہو کر چلی
 ادخلی جَنَّتِی کی صدا گونج اُٹھی
 اُن کو ایسی حسیں ایک جنت ملی
 جَنَّةُ عالیہ، عیشۃُ راضیہ
 ہو مبارک تمھیں اے مری چشم تر
 تاج سر پر وہ رکھے ہوئے نور کا
 سب کو جانا ہے دُنیا سے اک دن ضرور
 کھو نہ جانا کبھی عیش دُنیا میں تم
 جانے والے سے ملنا ہے جس کو کبھی
 جس کو جنت کے ملنے کی امید ہے
 ہے دُعا میری ہر دم یہ اللہ سے
 اہلیہ کو عطا کر تو صبرِ جمیل
 تیری مرضی پہ راضی رہیں تاحیات
 ان کے فرزند عبداللہ، عمار ہیں

یہ بنیں اپنے والد کے نعم الخلف
 ہر قدم ہر نفس ان کا دل شاد ہو
 ان کی بہنوں کو یارب عطا کر سکوں
 ان کے عم مکرم کو دے زندگی
 ان سے پائیں ہدایت خواص و عوام
 بخش ان کو محمد کا نعم البدل
 اُن کے بھانجوں کو یارب تو توفیق دے
 رحمتیں کر محمد میاں پر مدام
 علم دیں کا بنا ان کو بدر و ہلال
 زندگی بھر رہیں نعمتوں سے نہال
 دور سے دور کر ان کا رنج و ملال
 عام سے عام کر ان کا فضل و کمال
 مستفیدان سے ہو حلقہ حال و قال
 توڑ دے جو قلم سے طلسم ضلال
 اپنے ماموں کے ہوں ہم قلم ہم خیال
 تو رحیم و کریم اور ہے ذوالجلال

کر عطا ان کو یارب تو قرب و رضا

تو غفور و شکور اور ہے بڑ و عال



خوشی، پھر کوئی انتہا ہے خوشی کی

مولانا سید محمد مرتضیٰ صاحب کی سفر حج کے موقع پر مندرجہ ذیل

اشعار کہے گئے۔
از مرتب

کہ حج سے ہوئی آج آمد کسی کی
بچر و سلامت خوشی واپسی کی
یہ حج اور زیارت دیارِ نبیؐ کی
ہوئیں پوری سب حسرتیں زندگی کی
جو اپنی مثال آپ ہے دل کشی کی
دعاؤں میں تم نے نہیں کچھ کمی کی

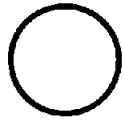
زہے قسمت آئی گھڑی وہ خوشی کی
تمہیں مولوی مرتضیٰ ہو مبارک
صدیق مکرم، ہو مقبول بے حد
نکالے بہت دل کے ارمان تم نے
نظر بھر کے دیکھا ہے تم نے وہ کعبہ
لپٹ کر کے روئے بہت ملترم پر

۱۔ مولانا محمد مرتضیٰ صاحب

دیا صبح و شام حجرِ اسود کو بوسہ
 طوافوں کا دن رات اک مشغلہ تھا
 منیٰ اور عرفات کی سرزمین پر
 روانہ ہوئے جب دیارِ مدینہ
 بتاؤ جو پہنچے تھے بر علیٰ پر
 نظر تم کو آیا تھا جب سبز گنبد
 لگائی تھی جب خاک آنکھوں سے تم نے
 وہ لرزیدہ لرزیدہ چلنا حرم میں
 وہ جنت کی کیاری کے پڑ کیف لمحے
 سلاموں کے تحفے کیے پیش تم نے
 محبت میں آنکھوں سے آنسو تھے جاری
 خدا را بتاؤ کہ ان حالتوں میں
 کہا کیا؟ کہ تم ہر جگہ یاد آئے
 بہت شکریہ، میں تمہیں یاد آیا
 زیارت مقامِ براہیم کی کی
 صفا اور مروہ پہ جا کر سعی کی
 بہت چشم پڑ آب سے بندگی کی
 پئے شوقِ دیدار، حد بے کلی کی
 تو کیا انتہا تھی تمہاری خوشی کی
 تھی کتنی مبارک گھڑی زندگی کی
 مدینہ کی پیاری گلی درگلی کی
 کہ پیشی ہے دربار میں امتی کی
 جہاں ہر گھڑی ہوگی دل بستگی کی
 مواجہ پہ خدمت میں پیارے نبیؐ کی
 زہے بخت بن آئی دل کی کلی کی
 تمہیں یاد آئی کبھی کیا کسی کی
 یہ تھا حق بھی مجھ پر تھی خواہش بھی جی کی
 ہے سچی علامت یہی دوستی کی

کیا حج بفضلِ خدا لوٹ آئے

خوشی، پھر کوئی انتہا ہے خوشی کی



مکہ مکرمہ میں

مجھ پر خدا کا بیشمار فضل و کرم ہے آجکل
لیل و نہار بار بار طوف حرم ہے آجکل
زمزم کا جام ہاتھ میں ذکرِ خدا ہے ساتھ میں
میری نظر کے سامنے بابِ حرم ہے آجکل
تھامے ہوئے غلاف کو بہر دُعاِ حطیم میں
ناچیز بندہ یہ ترا طالبِ کرم ہے آجکل
ذکرِ خدا زباں پر گرم طوافِ روز و شب
رو کر چمٹنا بار بار بہر ملتزم ہے آجکل
اسود حجر کا چومنا ہے شغل میرا روز و شب
اور ہاتھ میرے ہیں بلند اور چشمِ نم ہے آجکل

شکرِ خدا ادا کرے مجھ سا نحیف و ناتواں
 مجھ پر تو فضلِ ایزدی بے کیف و کم ہے آجکل
 رب العلا کے سامنے شام و سحر جبیں نیاز
 بندہ ترا درِ حضور تسلیم خم ہے آجکل
 تیرا کرم میں گن سکوں میرے لیے محال ہے
 میرے خیال سے بلند تیرا کرم ہے آجکل
 میری دُعا تو کر قبول آنا مرا نہ ہو فضول
 لب پر دُعا ہے تیز تر اور دم بدم ہے آجکل
 ہاتف نے دی صدا مجھے کچھ غم نہ کر دل حزیں
 تیرا مقام تو بلند بیتِ اسلم ہے آجکل